والعصر ٥ ان الانسان لفی خسر ٥

جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

ماہنامہ

العصر پشاور

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمٰن

رمضان/شوال ۱۴۲۶ھ نومبر/دسمبر 2005ء

Scanned with CamScanner

آپ کی توجہ کیلئے !!

جامعہ عثمانیہ پشاور کے توسیعی منصوبہ میں حلقہ جلوزی علاقہ خٹک چراٹ روڈ نزد پبی میں پچپن کنال وسیع قطعہ اراضی پر دو ہزار طلباء کیلئے تدریسی، رہائشی اور دفتری عمارات کا مجوزہ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار نمازیوں کیلئے جامع مسجد ﴿عبداللہ ابن مسعود﴾ کے نام سے ایک وسیع اور خوبصورت مسجد بھی منصوبہ کا اہم حصہ ہے۔ سرسری جائزہ کے مطابق صرف مسجد پر (دو کروڑ) 2,00,00,000 روپے کی لاگت آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک نام لیکر اس منصوبہ پر کام شروع کیا گیا ہے

کیا معلوم ؟ کہ آپ جیسے درد دین رکھنے والے بے لوث خادم دین مسلمان کی حلال آمدنی میں سے کچھ حصہ اس کے لئے قبول ہو کر آخرت سنوارنے کا ذریعہ ثابت ہو۔ اس لئے آپ اس مقدس مشن میں اپنا حصہ نقد، سریا، سیمنٹ، باجری ریت یا عمارتی لکڑی کی شکل میں ڈال سکتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس اہم خدمت کیلئے قبول فرمائے۔ آمین

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ پشاور

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ

العصر

پشاور

زیر سرپرستی

حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدھم

مجلس ادارت

مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن

نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت

مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
نثار خان ایڈووکیٹ

رمضان / شوال ۱۴۲۶ھ نومبر / دسمبر 2005ء جلد ۱۱ شمارہ ۱۱-۱۲

فہرست مضامین

زلزلہ یا قیامت صغریٰ	اداریہ	۲
محاسن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۷
عورتوں کی بے پردگی کے نقصانات	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۳
دارالافتاء	مفتی غلام الرحمٰن	۱۷
سالانہ فہرست ماہنامہ العصر جنوری 2004ء تا دسمبر 2005ء	﴿ادارہ﴾	۲۰
عصر حاضر دینی مدارس کے طریق تحقیق و تالیف کا تجزیاتی مطالعہ	ابوعمار زاہد الراشدی	۲۷
اخبار الجامعہ	مولانا محمد فاروق غالب	۳۳
تبصرہ کتب	مولانا عبدالقیوم + ریاض محمد	۳۶
وفاق المدارس کے نتائج	مولانا حسین احمد	۴۰

پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر۔ صوبہ سرحد پاکستان فون ۲۷۳۵۶۱۱-۰۹۱

پبلشر و دفتر مفتی غلام الرحمٰن نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ، عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ 15 روپے / زر سالانہ اندرون ملک 125 روپے بیرون ملک 25 ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

زلزلہ یا قیامت صغریٰ

۸ اکتوبر کے زلزلہ کے المناک اثرات دو مہینوں کے گزرنے کے باوجود تا حال جوں کے توں موجود ہیں- ایک لاکھ کے قریب انسانی اموات اور اتنے اندازے میں زخم خوردہ لوگوں کے علاوہ پینتیس لاکھ کے قریب آبادی زلزلہ سے بالذات متاثر ہے- جبکہ بالواسطہ متاثرین کی تعداد شمار کے دائرہ سے باہر ہے- ماہرین کے بیان کے مطابق 7.6 کے اندازہ سے یہ زلزلہ بخت ترین زلزلوں میں شمار ہوتا ہے- جس سے صدیوں کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا- مدتوں تک یہ ہولناک اثرات باقی رہینگے- بلکہ ماہرین کی رائے کی رو سے بچے کچے افراد کی قوت حافظہ سے تباہی کے مناظر کا ہٹنا ایک چیلنج بنا ہوا ہے- نفسیاتی طور پر لوگ ایسی پریشانی سے دوچار ہیں، جو زندہ بچ جانے کی بجائے مرنے کو ترجیح دے رہے ہیں-

اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کے طول وعرض بلکہ بیرون دنیا کے لوگوں نے بھی اس نازک موقعہ پر بڑے ہمدردانہ سلوک کا مظاہرہ کیا- لوگوں نے خلوص وللھیت سے محض انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دل کھول کر مدد کی- بلکہ غیر مسلم لوگوں نے بھی انسانیت کے ناطے بلا فرق مذہب وعقیدہ اس آڑے وقت میں تعاون کو ضروری سمجھ کر جس حسن سلوک کا مظاہرہ کیا- وہ قابل تحسین ہے- سرکاری سطح پر تعاون کے علاوہ نجی اداروں اور شخصی طور پر لوگوں نے غذائی اجناس مثلاً تعمیراتی میٹیریل، خیمے، کپڑے اور نقدی بلکہ زندگی کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کوئی میدان خالی نہیں چھوڑا- حسب استطاعت بلکہ بعض لوگوں نے استطاعت سے بالا تعاون کر کے ایثار کا مظاہرہ کیا-

سائنسی حوالہ سے جن اسباب کی تعیین ہو، ان سے انکار نہیں- لیکن ماہرین کی تعیین کا

دائرہ مادی اسباب تک محدود ہے- اسلام ایسے اسباب سے انکار نہیں کرتا اور نہ ان سے اسلام کے کسی نظریہ کی تکذیب ہوتی ہے- سائنسی ترقی سے اسلام کے وہ مخفی گوشے کھلتے ہیں جن کے مشاہدہ سے ابھی تک معاشرہ نابلد رہا- ممکن ہے کہ زیر زمین آتش فشاں کے مادے کا ابلنا یا بخارات کی کثرت اس کا سبب ہو، لیکن ان بخارات اور مادوں کی تخلیق اور پھر ان سے زمین ہلانے کا کام لینا کسی مافوق الفطرت قدرت کے بغیر ممکن نہیں- وہی غیبی قوت وقدرت رب کائنات کی ہے- جس کے سامنے انسانی تدبیریں ناکام رہتی ہیں- اسلامی نقطہ نظر سے کرہ ارض پر رونما ہونے والے ہر خیر وشر کا خالق اللہ تعالیٰ ہے- خلق وپیدائش اس کی صفت ہے- بلکہ اس کے وقوع کے لئے انسانی معاشرہ کا کردار سبب کے درجہ میں ضرور رہتا ہے گویا کسی بڑی مصیبت کا وقوع انسانی معاشرہ کا نتیجہ ہوتا ہے- خود انسان معاشرہ میں رہتے ہوئے اختیاری یا غیر اختیاری طور پر ایسے کردار کا ارتکاب کرتا ہے جو ایسے واقعات کے وقوع پذیر ہونے کے لئے درخواست کا کام دیتا ہے- تاہم یہ ضروری نہیں کہ کسی مصیبت کا وقوع صرف مجرموں تک محدود رہے- برے لوگوں کے ساتھ اچھے لوگ بھی اس کے شکار ہوتے ہیں- زلزلہ اگر ایک طرف عذاب الٰہی کی دھمکی ہے تو دوسری طرف ایک بڑی آزمائش اور امتحان سے کم نہیں-

معاشرتی ماحول، حکومت کے کردار اور بعض غیر ذمہ دارانہ بیانات سے یہ افسوس ناک پہلو سامنے آتا ہے- کہ اتنے بڑے المناک واقعہ اور قیامت صغریٰ سے ہم وہ سبق حاصل نہ کر سکے جو ہونا چاہیئے تھا- اتنے بڑے عذاب کے مشاہدہ سے یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت باہرہ کی عظمت بیٹھ جاتی- دنیا کی بے ثباتی اور سائنسی ایجادات کی روشنی میں اسباب ووسائل پر فخر وغرور کا نشہ اتر جاتا- بیس سیکنڈ کے ایک جھٹکے سے محدود علاقہ یعنی آزاد کشمیر کے کچھ حصے اور ضلع مانسہرہ کا ایسا حال ہوا کہ پاکستان کیا بلکہ پوری دنیا اس کے سامنے ناتوانی کا مظاہرہ کر کے کچھ نہ کر سکی- فلک بوس عمارتوں کے سجدہ ریز ہونے سے چھتوں کے تلے دبے ہوئے بوڑھے، جوان اور بچوں کی چیخیں سنتے ہوئے کوئی مدد نہیں کر سکا- بچوں کے سامنے والدین

Scanned with CamScanner

اور والدین کے سامنے پیارے بچے موت کے منہ میں جا رہے تھے لیکن سب کچھ وسائل کے باوجود بنائے ہوئے مکانات کے ملبہ ہٹانے کی توفیق کسی کو نصیب نہیں ہوئی-

۸ اکتوبر کی صبح ہوتے ہوئے مالدار وجاگیردار چند گھنٹوں کے بعد فقراء وغرباء کی فہرست میں شامل ہو کر نان ونفقہ کے محتاج رہے- اور زکوۃ کی وصولی کے لئے قطاروں میں کھڑے ہونے کے کربناک مناظر سے گزر رہے ہیں- مسلمان حکمران ہونے کے باوجود خالق کائنات کو بھول کر دنیا کے سامنے جھولی پھیلاتا یہود وہنود جیسی بخیل قوم اور مسلمانوں کے ازلی دشمنوں سے تعاون مانگنا ایک مسلمان حکمران کو کبھی زیب نہیں دیتا- اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا سے کٹ جاتے اور اسباب اختیار نہ کرتے- آخر کار یہ دنیا دار الاسباب ہے اور اس میں اسباب اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں لیکن خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے بھیک مانگنا مسلمان کا شیوہ نہیں- ایک مسلمان ہونے کے ناطے یہ ضروری تھا کہ پوری قوم اور ارباب اختیار میں انابت الی اللہ کا جذبہ پیدا ہوتا- مرکزی اور صوبائی حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی تحریک چلاتی- انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے - اس ملک خداداد میں دینی معاشرت کو ختم کرنے کی مذموم محنت سے توبہ کرتے - افغانستان اور وزیرستان میں اللہ تعالیٰ کے نام لیواؤں سے نازیبا سلوک اور رویہ رکھنے پر نادم ہوتے- اور خدا کے سامنے گھڑ گھڑا کر روتے- یقیناً اس سے ملک کی تقدیر بدل جاتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہوتی- لیکن رونے اور عاجزی اختیار کرنے کی بجائے ہمارے حکمران قدرتی آفات سے نبرد آزما ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں اور مقابلہ کے لئے چیخ رہے ہیں-

قوم میں انابت کا جذبہ پیدا کرنے کی بجائے جوان مردی سے مقابلہ کی ترغیب دے رہے ہیں- یہی خطرہ کی گھنٹی ہے- معلوم نہیں؟ کہ اس سے آگے کونسا عذاب آنے والا ہے کیونکہ سنت الٰہی اس پر جاری ہے- کہ جس قوم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اور قوم عاجزی اختیار نہ کرے بلکہ سنگدلی کا شکار ہو تو اللہ تعالیٰ کا دوبارہ پکڑنا بڑا سخت ہوتا ہے- اب بھی وقت ہے کہ قوم استغفار

کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو- آج کل ہماری تمام تر توجہ زرمبادلہ بڑھانے پر ہے- چنانچہ زلزلہ کے بعد ہم مجموعی طور پر بھکاری بن گئے ہیں- حکمران بیرون ممالک سے مانگنے کے لئے نت نئے طریقے استعمال کر رہے ہیں- جبکہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں مانگنے والوں کی حالت بھی اس سے کم نہیں-

متاثرہ علاقوں میں تعاون کرنے والوں کی کارکردگی سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ بھی خطرہ سے خالی نہیں- حکومت برملا اعلان کرتی ہے- کہ ہمارے پاس مساجد اور دینی مدارس کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہم یہ نہیں بنائینگے- لیکن دوسری طرف این جی اوز کو ان علاقوں میں کام کرنے کے لئے کوئی پابندی نہیں- وہ جس طرح چاہیں اس زبون حال قوم کی قسمت سے کھیل سکتے ہیں- وہ معصوم اور پردہ دار خواتین کو شمع محفل بنا کر آزادی کے پر فریب نعرہ کے سہارے ان کی عزت لوٹ سکتے ہیں- معلوم نہیں کہ یتیم بچیوں اور بچوں کا مستقبل ان کے ہاتوں میں کیسا رہیگا- ثقافت کے تحفظ کے نام سے این جی اوز کے ہاتوں یہاں بے حیائی کے کونسے اڈے بنیں گے؟ حکومت کی نظر دینی طبقوں پر ہے کہ ان کی محنت سے یہ لوگ دین دوست اور علم پرور نہ بنیں- لیکن اس سے حکومت بے فکر ہے کہ لوگوں کے عقائد ونظریات اور دینی معاشرت پر باطل نظریات والے ڈاکہ ڈال کر ایمان کی دولت لوٹ سکتے ہیں- جو ملک وقوم کے لئے خطرناک ہے- مالی تعاون ان لوگوں سے یقیناً ضروری ہے لیکن اس سے بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ اس علاقہ کے رہنے والوں کے ایمان کے تحفظ کی فکر ہو- ایسا نہ ہو- کہ ان علاقوں کے لوگ رزق کی تلاش میں خالق سے بغاوت کر بیٹھیں-

میرے خیال میں دینی طبقہ پر اس میدان میں دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف متاثرین کی مالی مدد کریں- لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایمان کی محنت بھی ضرور کریں- تاکہ لوگوں میں اعمال کی اہمیت پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع حاصل ہو- حکومت کو بھی اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنا چاہیئے کہ وہ سکولوں، ہسپتالوں رہائشی مکانات اور دوسری ضروریات کی طرح

Scanned with CamScanner

اور والدین کے سامنے پیارے بچے موت کے منہ میں جارہے تھے لیکن سب کچھ وسائل کے باوجود بنائے ہوئے مکانات کے ملبہ ہٹانے کی توفیق کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

۸ اکتوبر کی صبح ہوتے ہوئے مالدار و جاگیردار چند گھنٹوں کے بعد فقراء و غرباء کی فہرست میں شامل ہو کر نان و نفقہ کے محتاج رہے۔ اور زکوۃ کی وصولی کے لئے قطاروں میں کھڑے ہونے کے کربناک مناظر سے گزر رہے ہیں۔ مسلمان حکمران ہونے کے باوجود خالق کائنات کو بھول کر دنیا کے سامنے جھولی پھیلانا یہود و ہنود جیسی بخیل قوم اور مسلمانوں کے ازلی دشمنوں سے تعاون مانگنا ایک مسلمان حکمران کو کبھی زیب نہیں دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا سے کٹ جاتے اور اسباب اختیار نہ کرتے۔ آخر کار یہ دنیا دارالاسباب ہے اور اس میں اسباب اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں لیکن خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے بھیک مانگنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے یہ ضروری تھا کہ پوری قوم اور ارباب اختیار میں انابت الی اللہ کا جذبہ پیدا ہوتا۔ مرکزی اور صوبائی حکومت اللہ تعالی کی طرف رجوع کی تحریک چلاتی۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے۔ اس ملک خداداد میں دینی معاشرت کو ختم کرنے کی مذموم محنت سے توبہ کرتے۔ افغانستان اور وزیرستان میں اللہ تعالی کے نام لیواؤں سے ہترین سلوک اور رویہ رکھنے پر نادم ہوتے۔ اور خدا کے سامنے گڑ گڑا کر روتے۔ یقیناً اس سے ملک کی تقدیر بدل جاتی اور اللہ تعالی کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہوتی۔ لیکن رونے اور عاجزی اختیار کرنے کی بجائے ہمارے حکمران قدرتی آفات سے نبرد آزما ہونے کے لئے پر تول رہے ہیں اور مقابلہ کے لئے چیخ رہے ہیں۔

قوم میں انابت کا جذبہ پیدا کرنے کی بجائے جوانمردی سے مقابلہ کی ترغیب دے رہے ہیں۔ یہی خطرہ کی گھنٹی ہے۔ معلوم نہیں؟ کہ اس سے آگے کونسا عذاب آنے والا ہے کیونکہ سنت الہی اس پر جاری ہے۔ کہ جس قوم پر اللہ تعالی کا عذاب آئے اور قوم عاجزی اختیار نہ کرے بلکہ سنگدلی کا شکار ہو تو اللہ تعالی کا دوبارہ پکڑنا بڑا سخت ہوتا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ قوم استغفار

کر کے اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہو۔ آج کل ہماری تمام تر توجہ زرمبادلہ بڑھانے پر ہے۔ چنانچہ زلزلہ کے بعد ہم مجموعی طور پر بھکاری بن گئے ہیں۔ حکمران بیرون ممالک سے مانگنے کے لئے نت نئے طریقے استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں مانگنے والوں کی حالت بھی اس سے کم نہیں۔

متاثرہ علاقوں میں تعاون کرنے والوں کی کارکردگی سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ حکومت برملا اعلان کرتی ہے۔ کہ ہمارے پاس مساجد اور دینی مدارس کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہم یہ نہیں بنائینگے۔ لیکن دوسری طرف این جی اوز کو ان علاقوں میں کام کرنے کے لئے کوئی پابندی نہیں۔ وہ جس طرح چاہیں اس زبون حال قوم کی قسمت سے کھیل سکتے ہیں۔ وہ معصوم اور پردہ دار خواتین کو شمع محفل بنا کر آزادی کے پرفریب نعرہ کے سہارے ان کی عزت لوٹ سکتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ یتیم بچیوں اور بچوں کا مستقبل ان کے ہاتوں میں کیسا رہیگا۔ ثقافت کے تحفظ کے نام سے این جی اوز کے ہاتوں یہاں بے حیائی کے کونسے اڈے بنیں گے؟ حکومت کی نظر دینی طبقوں پر ہے کہ ان کی محنت سے یہ لوگ دین دوست اور علم پرور نہ بنیں۔ لیکن اس سے حکومت بے فکر ہے کہ لوگوں کے عقائد و نظریات اور دینی معاشرت پر باطل نظریات والے ڈاکہ ڈال کر ایمان کی دولت لوٹ سکتے ہیں۔ جو ملک و قوم کے لئے خطرناک ہے۔ مالی تعاون ان لوگوں سے یقیناً ضروری ہے لیکن اس سے بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ اس علاقہ کے رہنے والوں کے ایمان کے تحفظ کی فکر ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ان علاقوں کے لوگ رزق کی تلاش میں خالق سے بغاوت کر بیٹھیں۔

میرے خیال میں دینی طبقہ پر اس میدان میں دہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایک طرف متاثرین کی مالی مدد کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایمان کی محنت بھی ضرور کریں۔ تا کہ لوگوں میں اعمال کی اہمیت پیدا ہو اور اللہ تعالی کی طرف رجوع حاصل ہو۔ حکومت کو بھی اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنا چاہیئے کہ وہ سکولوں، ہسپتالوں رہائشی مکانات اور دوسری ضروریات کی طرح

مسجد و مدرسہ کی اہمیت تسلیم کر کے فراخدلی کا مظاہرہ کریں ایک اسلامی معاشرہ میں رہتے ہوئے ایسے وقت میں حکومت کے پاس ہر چیز کے لئے فنڈ ہے لیکن مسجد و مدرسہ کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ اسلامی معاشرہ کے لئے مساجد کی ضرورت پوری کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے- ہاں جہاں کہیں حکومت اس سے غفلت آمیز رویہ اختیار کرے تو پھر معاشرہ خود اس کا ذمہ دار ہوتا ہے- لیکن حکومت کا دوٹوک الفاظ میں انکار کر کے مسجد کی تعمیر سے انکار کرنا دین دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں- مساجد اور مدارس اللہ تعالیٰ کے دین کے محفوظ قلعے ہیں- ان کے لئے غیب سے وسائل مہیا ہونگے- اس لئے حکومت مفت میں بدنام ہونے سے اجتناب کرے- مرکزی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت پر بھی اس میدان میں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے امداد میں اضافہ کی درخواست کر کے جان نہیں چھڑا سکتی- بلکہ "مجلس عمل" کے اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے متاثرہ علاقوں میں دینی اقدار پیدا کرنے کی کوشش کرے- غیر ملکی امداد فوج کے آہنی ہاتھوں سے چھین کر تقسیم کرنا اگرچہ صوبائی حکومت کی طاقت میں نہیں لیکن ملکی سطح پر لوگوں کی نجی امداد کے لئے تقسیم کا ایک ایسا طریقہ کار وضع کرنا جس سے اعتماد کی فضا پیدا ہو، صوبائی حکومت ہر وقت کر سکتی ہے-

نجی امداد میں تنظیموں کی فعال کارکردگی یا لوگوں کو ذاتی طور پر پہنچنے کی کوشش کرنا صوبائی حکومت کی غفلت کی دلیل ہے- چاہیئے کہ صوبائی کابینہ ہم خیال جماعتوں کو ساتھ لیکر متاثرہ علاقوں میں امدادی کاروائیاں تیز سے تیز تر بنائے-

ہمیں اب بھی امداد کو نہیں بھولنا چاہیئے کیونکہ متاثرین کی امداد کا وقت اب بھی ہے- گزشتہ دو مہینوں میں یہ لوگ افراتفری کے عالم میں پڑے ہوئے تھے- اب یہ لوگ جاگ گئے ہیں- وقتی ضروریات کے علاوہ مستقل آبادکاری پر سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے- خدا کرے کہ صوبائی حکومت بھی اس میدان میں اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہو۔

والعصر o ان الانسان لفی خسر o

مفتی غلام الرحمٰن

یسئلونک ما ذا ینفقون o قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمٰی والمسٰکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم o

ترجمہ : آپ سے پوچھتے ہیں ہم اللہ کے لئے کیا خرچ کریں کہہ دیجئے جو مال بھی خرچ کرتے ہو- والدین، رشتہ دار، یتیم، نادار لوگ اور مسافروں پر خرچ کرو- تم نیکی کا جو کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے-

محاسن : اس حصہ میں دوسری بار خرچ کرنے کی ترغیب ہے- لوگ پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہم کونسی چیز خرچ کریں- اور کتنا خرچ ہو- تاکہ وہ ہم سے راضی ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے- خرچ کرنے میں تم مقدار کے پابند نہیں ہو- جو بھی تم سے ہو سکے خرچ کرتے رہو- دوسری جگہ فرمایا جو تمھاری ضروریات سے زائد ہو وہ خرچ کیا کرو لیکن خرچ کرتے وقت مصرف کا خاص خیال رکھو- تمھارے والدین، تمھارے قریب اور دور کے رشتہ دار، یتیم اور بے سہارا لوگ، معاشرہ کے نادار اور ناتواں افراد اور وطن سے دور رہتے ہوئے مسافر تمھاری توجہات کے بہترین مصارف ہیں- خرچ تھوڑا ہو یا زیادہ، جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے-

خرچ کی قیمت معیار سے بنتی ہے مقدار سے نہیں:

آیت کے آخری حصہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خرچ کرتے وقت مقدار کی کوئی تعین نہیں اور نہ مسلمان پر اس کی پابندی ہے کہ تمھیں اتنا مال خرچ کرنا ضروری ہے کیونکہ اس آیت میں

مسجد و مدرسہ کی اہمیت تسلیم کر کے فراخدلی کا مظاہرہ کریں ایک اسلامی معاشرہ میں رہتے ہوئے ایسے وقت میں حکومت کے پاس ہر چیز کے لئے فنڈ ہے لیکن مسجد و مدرسہ کے لئے کیوں نہیں؟ حالانکہ اسلامی معاشرہ کے لئے مساجد کی ضرورت پوری کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ہاں جہاں کہیں حکومت اس سے غفلت آمیز رویہ اختیار کرے تو پھر معاشرہ خود اس کا ذمہ دار ہوتا ہے۔لیکن حکومت کا دوٹوک الفاظ میں انکار کر کے مسجد کی تعمیر سے انکار کرنا دین دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں۔ مساجد اور مدارس اللہ تعالیٰ کے دین کے محفوظ قلعے ہیں۔ ان کے لئے غیب سے وسائل مہیا ہونگے۔اس لئے حکومت مفت میں بدنام ہونے سے اجتناب کرے۔مرکزی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت پر بھی اس میدان میں بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے امداد میں اضافہ کی درخواست کر کے جان نہیں چھڑا سکتی۔ بلکہ "مجلس عمل" کے اہداف کو سامنے رکھتے ہوئے متاثرہ علاقوں میں دینی اقدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔غیر ملکی امداد فوج کے آہنی ہاتھوں سے چھین کر تقسیم کرنا اگرچہ صوبائی حکومت کی طاقت میں نہیں لیکن ملکی سطح پر لوگوں کی نجی امداد کے لئے تقسیم کا ایک ایسا طریقہ کار وضع کرنا جس سے اعتماد کی فضا پیدا ہو، صوبائی حکومت ہر وقت کر سکتی ہے۔

نجی امداد میں تنظیموں کی فعال کارکردگی یا لوگوں کو ذاتی طور پر پہنچنے کی کوشش کرنا صوبائی حکومت کی غفلت کی دلیل ہے۔ چاہیئے کہ صوبائی کابینہ ہم خیال جماعتوں کو ساتھ لیکر متاثرہ علاقوں میں امدادی کاروائیاں تیز سے تیز تر بنائے۔

ہمیں اب بھی امداد کو نہیں بھولنا چاہیئے کیونکہ متاثرین کی امداد کا وقت اب بھی ہے۔ گزشتہ دو مہینوں میں یہ لوگ افراتفری کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔اب یہ لوگ جاگ گئے ہیں۔ وقتی ضروریات کے علاوہ مستقل آبادکاری پر سنجیدگی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ صوبائی حکومت بھی اس میدان میں اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں سے عہدہ براں ہو۔

والعصر o ان الانسان لفی خسر o

مفتی غلام الرحمٰن

یسئلونک ما ذا ینفقون o قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمٰی والمسٰکین وابن السبیل وما تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم o

ترجمہ : آپ سے پوچھتے ہیں ہم اللہ کے لئے کیا خرچ کریں کہدیجئے جو مال بھی خرچ کرتے ہو۔والدین، رشتہ دار، یتیم، نادار لوگ اور مسافروں پر خرچ کرو۔تم نیکی کا جو کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے۔

محاسن : اس حصہ میں دوسری بار خرچ کرنے کی ترغیب ہے۔لوگ پوچھتے ہیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہم کونسی چیز خرچ کریں۔اور کتنا خرچ ہو۔تاکہ وہ ہم سے راضی ہو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے۔خرچ کرنے میں تم مقدار کے پابند نہیں ہو۔ جو بھی تم سے ہو سکے خرچ کرتے رہو۔ دوسری جگہ فرمایا جو تمھاری ضروریات سے زائد ہو وہ خرچ کیا کرو لیکن خرچ کرتے وقت مصرف کا خاص خیال رکھو۔تمھارے والدین، تمھارے قریب اور دور کے رشتہ دار، یتیم اور بے سہارا لوگ، معاشرہ کے نادار اور ناتواں افراد اور وطن سے دور رہتے ہوئے مسافر تمھاری توجہات کے بہترین مصارف ہیں۔خرچ تھوڑا ہو یا زیادہ، جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔

خرچ کی قیمت معیار سے بنتی ہے مقدار سے نہیں:

آیت کے آخری حصہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ خرچ کرتے وقت مقدار کی کوئی تعین نہیں اور نہ مسلمان پر اس کی پابندی ہے کہ تمھیں اتنا مال خرچ کرنا ضروری ہے کیونکہ اس آیت میں

Scanned with CamScanner

صدقات نفلیہ کا تذکرہ ہے- جبکہ مقدار کی تعیین صدقات واجبہ، زکوۃ اور عشر میں ہے- معاشرتی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمدردی کی جاتی ہے اس کی ضرورت کبھی زیادہ ہوتی ہے اور کبھی کم- ممکن ہے کہ ایک کھجور کا صدقہ انسان کے ذہن میں معمولی صدقہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبولیت کا شرف حاصل کر کے اس سے احد کا پہاڑ بن جائے- آیت میں یہ بتایا گیا کہ خرچ کرتے وقت تمہیں بہتر سے بہتر مصرف تلاش کرنا ضروری ہے- تمہارے صدقہ کی قیمت تب ہوگی جب اس کو بہتر مصرف ملے- ورنہ بڑے سے بڑا صدقہ جب مصرف میں خرچ نہ ہو ضائع ہو سکتا ہے- آیت سے ایک دوسری غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا کہ بعض لوگ صدقہ کرنے میں یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ اجنبی لوگوں پر خرچ ہو- صدقہ کے مفہوم میں یہ تحدید اور تنگی قرآن کو گوارا نہیں- قرآن کی اصطلاح میں صدقہ کا میدان وسیع ہے یہاں تک کہ والدین اور اقرباء پر بھی جو خرچ ہو- اچھی نیت سے اس کا ثواب بھی مل سکتا ہے- بلکہ بیوی بچوں پر خرچ اگرچہ انسان کا اخلاقی، معاشرتی اور قانونی فریضہ ہے اس سے انسان اپنے کو بری الذمہ نہیں سمجھتا لیکن یہاں پھر بھی حسن نیت سے ثواب کا موقع ہاتھ آسکتا ہے- اس آیت میں انفاق کے پانچ مصارف ذکر کئے گئے ہیں- تحدید ان تک نہیں شاید اہمیت کی وجہ سے ان کا تذکرہ کیا گیا-

كتب عليكم القتال وهو كره لكم وعسىٰ ان تكرهوا شيئاًوهو خير لكم وعسىٰ ان تحبوا شيئاًوهو شر لكم والله يعلم وانتم لا تعلمون o

ترجمہ: اے مسلمانو! تمہیں جہاد کا حکم دیا گیا ہے جو تمہیں ناگوار ہے (یاد رکھو) ایک چیز تمہیں طبعی طور پر ناگوار ہوگی لیکن اس میں تمھارے لئے بہتری ہوگی- جیسا کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو لیکن اس کا انجام تمھارے حق میں اچھا نہیں ہوگا یہ حقیقت تم نہیں جانتے ہو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے-

محاسن : اس حصہ میں تیسری بار جہاد فی سبیل اللہ کا تذکرہ ہے- جہاد مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے اس سے ملک وقوم کی عزت وناموس کی حفاظت ہوتی ہے- ان آیات میں مسلمانوں کو اس بھاری فریضہ پر آمادہ کیا جارہا ہے کہ تمہیں جہاد کا حکم دیا گیا ہے جس میں جان کی بازی لگانی پڑتی

ہے یقیناً انسان کو طبعی طور پر ناگوار ہوتا ہے انسان فطری طور پر ایسے اقدام سے گریز کرتا ہے جس سے اس کی جان ضائع ہو یا کوئی بدنی تکلیف ملے ممکن ہے جہاد تمہیں اس حوالہ سے ناگوار گزرے لیکن تمہیں انجام اور نتائج کے حوالہ سے جہاد کا جائزہ لینا چاہیئے اس سے تمھاری عزت بڑھے گی دنیا میں عزت سے جینا نصیب ہوگا- اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا- چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ترمذی مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لئے صف میں کھڑا ہونا گھر میں ستر سال عبادت سے زیادہ بہتر ہے-

ظاہر بینی کی بجائے انجام کو دیکھنا ہوشیاری ہے:

قرآن کی اس آیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ ظاہر بینی کے شکار ہونے کی بجائے عواقب اور نتائج کا مطالعہ بہت ضروری ہے- ممکن ہے ایک چیز کی رعنائی اور جاذبیت سے متاثر ہو کر تم اس کے شیدائی بن جاؤ- لیکن برے انجام ہونے پر تمہیں ندامت کے علاوہ اور کچھ نہیں ملے گا- حقیقت شناسی اور دور اندیشی عقلمندی کی نشانی ہے- اسلام اس کی ترغیب دیتا ہے اگر ظاہر بینی پر اکتفا کی اجازت ہوتی- تو پھر دنیا سے دل لگا کر آخرت سنوارنے کے لئے تکالیف اٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی- حالانکہ دین ہمیں دنیا سے متاثر نہ ہونے کا سبق دے رہا ہے- دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دائمی ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی نتائج اور انجام کے حوالہ سے راہ عمل اختیار کرنے کی دلیل ہے- جہاد بظاہر اگرچہ تمھاری تکلیف کا ذریعہ ہے- لیکن اس کے نتائج تمھارے حق میں بہتر ہیں- یہی وجہ ہے کہ جہاد حسن لغیرہ ہے- اس سے اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا ہوتا ہے اور مسلمانوں کو عزت ملتی ہے- ورنہ بذات خود جہاد میں خود مرنا یا دوسرے کو مروانا ہوتا ہے- ایسا ہی آبادیاں اجڑ جاتی ہیں جو انسانی معاشرہ میں بذات خود اچھی چیز نہیں- قرآن ایک دوسری جگہ جہاد کی مشروعیت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے کہہ رہا ہے اگر جہاد کی مشروعیت نہ ہوتی تو کرہ ارض پر فتنہ وفساد کا بازار گرم ہوتا جہاد ہی تو دہشت گردی کے تدارک کا ذریعہ ہے- اور اس سے معاشرہ کو سکون ملتا ہے-

Scanned with CamScanner

یسئلو نک عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير وصد عن سبيل الله وكفر به والمسجد الحرام واخراج اهله منه اكبر عند الله والفتنة اكبر من القتل ولايزالون يقاتلونكم حتىٰ يردوكم عن دينكم ان استطاعوا ومن يرتدد منكم عن دينه فيمت وهو كافر فاولئك حبطت اعمالهم فى الدنيا والاخرة و اولئك اصحب النار هم فيها خلدون ٥ ان الذين امنوا والذين هاجروا وجاهدوا فى سبيل الله اولئك يرجون رحمت الله والله غفور رحيم٥

ترجمہ: لوگ تم سے عزت کے مہینہ کے بارے میں پوچھتے ہیں-کہ اس میں لڑنے کا کیا حکم ہے؟ آپ کہہ دیجئے اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے (لیکن یہ بھی یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنا، اللہ تعالیٰ سے انکار کرنا، مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا اور مسجد حرام والوں کو اس سے نکالنا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس سے بڑھ کر گناہ ہے-فتنہ برپا کرنا تو قتل سے بڑا جرم ہے-دشمنان اسلام ہمیشہ کے لئے تمہارے خلاف برسر پیکار ہونگے-یہاں تک تمہیں دین سے پھیر دیں بشرطیکہ ان کا بس چلے (لیکن یاد رکھو) جو بھی تم سے اپنا دین چھوڑ کر مرتد ہو-اور اسی حالت میں مر جائے تو اس کے اعمال دنیا و آخرت میں بے فائدہ رہینگے-یہی لوگ جہنم والے ہونگے-اور ہمیشہ کے لئے اس میں رہینگے-جنہوں نے ایمان لایا اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں-اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے-

محاسن: رجب کا مہینہ ایام جاہلیت میں عزت کے مہینوں میں شمار ہوتا تھا-جس میں ایک دوسرے سے لڑنا برا سمجھا جاتا تھا-مشرکین ایام جاہلیت کی ثقافت کے حوالہ سے عزت کے مہینوں کا خاص خیال رکھتے تھے-ایک دفعہ مقام نخلہ میں مسلمانوں کا مشرکین سے بغیر کسی خاص پروگرام کے مقابلہ ہو گیا--جس میں ایک مشرک عمرو بن الحضرمی مسلمانوں کے ہاتھ مارا گیا-مسلمان یہ دن جمادی الاخری کی آخری تاریخ سمجھ رہے تھے--جس میں جنگ کرنے پر کوئی پابندی نہیں تھی لیکن اتفاق سے یہ مہینہ ۲۹ کا ہو کر یہ دن رجب کی پہلی تاریخ تھی--جس میں جنگ سے یہ لوگ پرہیز کرتے تھے اگرچہ مسلمانوں کا یہ معرکہ تاریخ میں غلط فہمی کی بنا پر پیش آیا-مزید برآں حضرت

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی تھی-لیکن مشرکین مکہ نے مسلمانوں کے اس حرکت کو پروپیگنڈہ کے طور پر استعمال کرنے کی کوشش کی-تاکہ لوگوں میں ان کی بدنامی ہو-آخر کار یہی لوگ عزت کے مہینوں کا خیال نہیں رکھتے ہیں چنانچہ مشرکین مکہ کا ایک وفد حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر عزت کے مہینوں کے بارے میں یہ سوال اٹھایا-کہ ان میں جنگ کرنے کا حکم کیا ہے؟ اور تم لوگ نے رجب کے مہینہ میں عمرو بن الحضرمی کو قتل کر کے یہ جنگ کیوں کی ہے؟ بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ سوال کرنے والے خود مسلمان تھے کیونکہ یہ اقدام غلط فہمی پر مبنی تھا-اس لئے ان کو اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی جس کی وجہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا جس پر یہ آیات اتر کر ان کو تسلی کرائی گئی-

آیات کے حوالہ سے عمرو بن الحضرمی کے قتل کا اقدام غلط فہمی کی وجہ سے غلطی کے طور پر تسلیم کیا گیا-لیکن اس کے مقابلہ میں مشرکین مکہ کی دوسری کوتاہیاں گن کر پر پیگنڈے کو ناکام بنا دیا گیا جس سے مسلمانوں کو تسلی بھی کرائی گئی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ رجب کے مہینہ کا تقدس ضروری ہے-اس میں ایک دوسرے سے جنگ نہیں کیا جائیگی اور نہ ایک دوسرے کو قتل کیا جائیگا لیکن مسلمانوں کی اس ایک غلط فہمی کو سیاسی نعرہ کے طور پر استعمال کرنا اور مسلمانوں کے خلاف رائے عامہ ہموار کرنا بھی کوئی عقلمندی کا کام نہیں-پانچ علتوں سے اس کا جواب دیا گیا-

(ا) اللہ تعالیٰ کی توحید سے خود انکار کر کے دوسرے لوگوں کو روکنا کہاں کی نیکی ہے؟ حضرت رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے سبق سکھانے کے لئے بھیجے گئے مشرکین مکہ نے خود اس سے انکار کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی حضرت رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے روکتے رہے-

(ب) مسجد حرام تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سکھانے کے لئے مرکز کے طور پر بنایا گیا-لیکن بدقسمت لوگ اس سے ان لوگوں کو منع کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا بلند کرتے ہیں-چنانچہ بیت اللہ میں سینکڑوں بت رکھکر توحید کی عظمت پائے مال کرتے رہے-جب اس کے خلاف مسلمانوں نے آواز بلند کی تو ان کو بیت اللہ آنے سے منع کیا گیا-

(ج) اللہ تعالیٰ کے ہاں تو یہ بھی بڑا جرم ہے کہ توحید کے نام لیواؤں کو صرف منع نہیں کیا بلکہ ان کو مکہ مکرمہ سے نکلنے پر مجبور کیا- یہ کہاں کا انصاف ہے؟ جو لوگ بیت اللہ کی عظمت کا عقیدہ رکھے ہوئے اس کو ہر قسم کے شرک سے پاک رکھنے کی کوشش کرتے ہیں- تم نے ان کو یہاں سے نکالا-

(د) بیت اللہ کے سائے میں رہتے ہوئے شرک کرنا تو جنگ کرنے سے بدترین جرم ہے- جس کا ارتکاب مشرکین مکہ کرتے رہے ہیں- ان کی شبانہ روز محنتیں شرک کی ترویج کے لئے جاری ہیں- ایسے بڑے مجرموں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ غلطی سے عمرو بن الحضرمی کے قتل کے بارے میں سوال اٹھائیں-

(ر) آخری علت یہ بیان کی گئی کہ تم لوگ یعنی مسلمان اچھے برے کی تمیز کرتے ہو- کیونکہ تمھارے ہاں نیکی اور گناہ کا تصور ہے تم رجب کے مہینہ میں غلطی کے طور پر ایک دشمن کے قتل کرنے پر کبیدہ خاطری کے شکار ہو- لیکن مشرکین کے ہاں تمھاری دشمنی اس سے بالا ہے- وہ تمھارے بارے میں کسی مہینہ کے تقدس کے قائل نہیں- وہ ہر وقت مسلمانوں سے جنگ کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں اگر ان کا بس چلے تو وہ تمھیں مرتد کر کے چھوڑنے کے درپے ہیں- لیکن یہ یاد رکھو جو مسلمان ایمان لانے کے بعد ان کے چالوں کا شکار ہو کر دین چھوڑ دے گا تو دنیا و آخرت میں رسوائی کا سامنا کرے گا ان کے کوئی اعمال دنیا و آخرت میں کام نہیں آئیں گے- جہنم ہی ان کا ٹھکانہ ثابت ہوگا- جس میں ہمیشہ کے لئے یہ لوگ رہینگے-

آخر میں ان لوگوں کو مزید تسلی کرائی گئی-- جن کے ہاتھوں سے عمرو بن الحضرمی کا قتل ہو اتھا وہ لوگ بھی اپنے کئے ہوئے پر پشیمان تھے- اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن لوگوں نے ایمان لایا اور اس دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا- یہ لوگ ایسے جرائم پر کبیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور مہربانی کی امید میں رہیں اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے- وہ تمھاری اس غلطی کو یقیناً معاف کرینگے- بخشنا تو رب کائنات کا خاصہ ہے-

عورتوں کی بے پردگی کے نقصانات

مفتی ذاکر حسن نعمانی

بعض حامیان بے پردگی عورتوں کے پردہ کے بارے میں دلائل پوچھتے ہیں- ان کی خدمت میں عرض ہے کہ قطع نظر قرآن وحدیث کے دلائل سے عورت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کا پردہ میں رہنا بہت ضروری ہے- کیونکہ اس کا بے پردہ ہونا اور مردوں کے ساتھ اختلاط کے بہت زیادہ نقصانات ہیں- جو چیز چھپانے کی ہو اس کو لوگ ضرور چھپا کر رکھتے ہیں- اگرچہ اس کے چھپانے کے ان کے ساتھ قرآن وحدیث سے دلائل نہ ہوں- کوئی آدمی بھی اپنی آمدنی اور نقد رقم کسی پر ظاہر ہونے نہیں دیتا- کبھی رقم بنک میں خفیہ اکاؤنٹ کے ذریعہ چھپا کر رکھتا ہے- کبھی کسی چھپے خزانے میں- کبھی بٹوے میں- کیونکہ رقم کے ظاہر ہونے سے ہر قسم کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں- کاروباری لوگ اپنے ساتھ چیک اور رسیدیں لئے پھرتے ہیں- تجارتی سفر میں نقد رقم یا تو بہت مخفی رکھتے ہیں- یا پھر بالکل ساتھ نہیں لے جاتے - اگرائی بھی اپنے ساتھ نہیں لاتے - دوران سفر ایک تاجر نے مجھے کہا کہ یہ پیسہ انسان کا دشمن ہے-

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو پتہ چل جائے کہ اس شخص کے پاس اتنی رقم ہے تو چور، ڈاکو اور جیب کترے پیچھے پڑ جاتے ہیں- زبردستی یا مخفی طریقے سے چھین لیتے ہیں-- کبھی جان سے مار بھی دیتے ہیں- اس لئے ہر شخص اپنی نقدی چھپائے رکھتا ہے- اب اگر کوئی ان سے پوچھے کہ آپ کے پاس قرآن وحدیث کی دلیل کیا ہے تو دلائل پوچھنے والے کو سب بے وقوف اور پاگل سمجھیں گے- کہ اس میں دلائل پوچھنے کی کیا ضرورت ہے- یہ تو چیز ہی چھپانے کی ہے- اس طرح عورت بھی چھپانے کی چیز ہے- اس لئے عورتوں کی بے پردگی کے چند نقصانات پیش کر رہا ہوں- لیکن یہ نقصانات حیادار اور پاک دامن عورتوں کی سمجھ میں جلد آئیں گے- اگر خدانخواستہ ایک عورت بے حیا بن کر اپنی عزت اور پاک دامنی کی چادر کو داغدار کرنے کی پرواہ ہی نہیں کرتی تو ایسی عورت کو

کون سمجھائے گا- اللہ ہی اس کا حامی و ناصر اور حافظ ہو-

بے پردگی کے نقصانات

(۱) سب سے بڑا نقصان تو آخرت کی تباہی ہے- کیونکہ بے پردہ عورتیں شرعی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتی ہیں- جو موجب عذاب ہے-

(۲) عورت کا سب سے قیمتی زیور حیاء ہے- بے پردگی کے ساتھ حیا کی یہ قیمتی اور مقدس چادر تار تار ہو جاتی ہے-

(۳) بے حیا بننے کے بعد ہر گناہ اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے- مثلاً اجنبی مرد کے ساتھ بات چیت، دیکھنا، اختلاط اور عیاذاً باللہ منہ کالا کرنا-

(۴) بے پردہ عورت اپنے نیک نامور اور دیندار گھرانے کو بدنام کر دیتی ہے-

(۵) بے پردگی کے ساتھ غیر محارم کی نظروں کو اپنی طرف مرکوز کر کے اپنے ساتھ اوروں کو بھی مستحق لعنت ٹھہرا دیتی ہے-

(۶) مردوں کی بدنظری کا سب سے بڑا سبب عورتوں کی بے پردگی ہے- کیونکہ ایسی عورتیں مردوں کو دعوت نظارہ دیتی ہیں-

(۷) زنا کی پہلی سیڑھی بے پردگی ہے- کیونکہ بے پردہ عورت کی طرف زانی اول دیکھتا ہے-

(۸) فلم، ڈرامے اور ماڈلنگ بے پردگی کی ایجاد ہیں-

(۹) بے پردہ عورت دوسری عورتوں کو بھی بے پردگی کی دعوت دیتی ہے- پھر دیکھا دیکھی اور عورتیں بھی بے پردہ ہو جاتی ہیں- اس طرح ایک دوسرے کا وبال سر لیتی ہیں-

(۱۰) عورتوں کی ماڈلنگ کا چمکتا ہوا کاروبار بے پردہ عورتوں نے ہی اپنایا ہے- اس مکروہ اور گھناؤنے کاروبار کا معاوضہ اشیاء کی قیمت میں شامل کر دیا جاتا ہے- جس کی وجہ سے ضرورت مند افراد کو وہ اشیاء لازماً مہنگی خریدنی پڑتی ہیں-

(۱۱) بے پردہ عورتوں نے مردوں کو بے روزگار کر دیا ہے- کیونکہ یہ بے پردہ عورتیں مردوں کے عہدوں پر کام کرنے سے جھجک محسوس نہیں کرتیں-

(۱۲) خاندانی نظام کو عورتوں کی بے پردگی نے تباہ کر دیا ہے- بے پردہ ہو کر بلا ضرورت بازار، تعلیم اور روزگار کے لئے نکل رہی ہیں- جس کی وجہ سے بچوں کی تعلیم و تربیت، دیکھ بھال اور گھر کے دیگر انتظامات بری طرح متاثر ہو گئے ہیں-

(۱۳) بے پردہ عورتیں لازماً دکھلاوے کے لئے پرکشش قیمتی لباس و زیورات پہنتی ہیں- جو اگر ایک طرف اسراف اور عیاشی ہے- تو دوسری طرف مردوں پر بے جا مالی بوجھ بھی ہے- جس کی وجہ سے مرد ناجائز کمائی کی طرف خوب متوجہ ہو جاتے ہیں- کیونکہ ان کے ناجائز مطالبات پورا کرنے پڑتے ہیں- بازار میں تیار ہو کر بکنے والی اکثر اشیاء انہی عورتوں کے لئے ہوتی ہیں- مثلاً میک اپ اور میچنگ کا سامان-

(۱۴) مردوں کا قیمتی وقت بھی ضائع کرتی ہیں- یہی بے پردہ عورتیں بلا ضرورت شاپنگ کرتی ہیں- تفریح گاہوں میں جاتی ہیں- واک کے نام سے نکلتی ہیں- بڑے بڑے ہوٹلوں میں مزے اڑانے کے لئے کھانے کھاتی ہیں- ان مختلف حیلوں بہانوں کے ساتھ مردوں کو ساتھ لیکر نکلتی ہیں- اس لئے کہ مرد عورتوں کا محافظ ہے- عورت تنہا نکلنے سے ڈرتی بھی ہے- تو بے غیرت مرد بھی ان کے ساتھ ہر طرف نکل پڑتا ہے- اس طرح وقت کے ضیاع کے ساتھ ان مردوں میں عورتوں کی غلامی آجاتی ہے- جو قیامت کی نشانی ہے-

(۱۵) بے پردہ عورتوں اور ان کے شوہروں کے مابین عموماً معمولی معمولی باتوں پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں-

(۱۶) بے پردگی کے نتیجے میں کبھی خاوند طلاق دے دیتا ہے- کیونکہ ان کی گھریلو زندگی کامیاب نہیں ہوتی-

(۱۷) بے پردہ عورتوں اور ان کے شوہروں کے مابین حقیقی اور سچی محبت قائم نہیں رہتی- کیونکہ بے پردہ عورتیں دوسرے مردوں کو خوب گھور گھور کر دیکھتی ہیں- پھر طبعاً دوسروں کی محبت ان کے دلوں میں

گھس آتی ہے- اگرچہ زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتیں- اگر اتفاق سے خاوند بھی بدنظری کے مرض میں مبتلی ہے تو وہ بھی لازماً دوسری عورتوں کو چاہے گا- پھر یہ جوڑا ایک دوسرے کو ٹوٹ کر نہیں چاہتا- بلکہ رسمی سی محبت ہوتی ہے- دلی اور سچی محبت دونوں کی کسی اور کے ساتھ ہوتی ہے-

(۱۸) بے پردہ عورت کے ساتھ دیندار آدمی شادی نہیں کرنا چاہتا- پاک کا میلان پاک ہی کی طرف ہوتا ہے-

(۱۹) بے پردہ عورت سے شوہر مطمئن نہیں ہوتا- ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی ہے- کہ نہ جانے میری غیر موجودگی میں کون آیا ہوگا-

(۲۰) زنا کے اکثر واقعات غیر محارم اقارب کے ساتھ پیش آتے ہیں- ان سے عورتیں پردہ نہیں کرتیں- حالانکہ غیر محارم اقارب سے پردہ ضروری ہے-

(۲۱) بے پردہ عورت جونہی گھر سے نکلتی ہے- اوباش قسم کے لوگ پیچھے پڑ جاتے ہیں- جوان عورتوں کو چھیڑتے رہتے ہیں- جس کی وجہ سے لڑائی جھگڑوں سے لیکر قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے- حدیث کا مفہوم ہے کہ عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان تاک میں ہوتا ہے- نکلتے ہی انکی شیطان پیچھے پڑ جاتے ہیں- یا اصل شیطان اوباش قسم کے لوگوں کو ان کے پیچھے لگا دیتا ہے-

عورت کی خوبی

عورت کی خوبی دو باتوں میں ہے

(۱) اس کو کوئی نامحرم نہ دیکھے

(۲) وہ کسی نامحرم کو نہ دیکھے

خاتون جنتؓ

دل میں قرأت سے نماز ادا نہیں ہوتی:

(۱) ایک شخص کو نماز پڑھتے وقت یہ عادت پڑ گئی ہے- کہ وہ تلفظ کرنے کی بجائے دل میں پڑھتا رہتا ہے- یوں تو اس کی قرأت کرتے وقت وہ غور وحوض سے کام لیتا ہے اور اس کو سکون بھی ملتا ہے- ایسی حالت میں نہ اس کو ہونٹ ہلانے کی ضرورت پڑتی ہے- اور نہ وہ زبان سے تلفظ کرتا ہے- ایسی صورت میں یہ نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(۲) انفرادی طور پر نماز پڑھنے کی صورت میں کیا جہری نمازوں میں جہر جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جہر کی ضرورت جماعت کے وقت ہوتی ہے-

(۳) جماعت کے وقت امام مقتدیوں کے ساتھ صف میں بغیر آگے ہونے کے کھڑا رہنے سے نماز ہوجاتی یا نہیں- ایک امام کے لئے کس درجہ میں ضروری ہے کہ وہ صف میں آگے کھڑا ہو-

بینو اتوجر وا

ساجد اختر کینٹ لاہور

الجو اب وباالله التو فیق !

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرأت نماز کا رکن ہے- اور رکن فوت ہونے پر نماز کی حقیقت باقی نہیں رہتی- قرأت میں زبان سے تلفظ ضروری ہے کیونکہ قرأت میں یہ ضروری ہے کہ حروف کی ادائیگی ہو- اور اس میں تصحیح کی رعایت ہو- تلفظ کے بغیر حروف کی تصحیح ناممکن ہے- دل میں پڑھنے کو غور وحوض تو کہا جاسکتا ہے تاہم اس کو قرأت کہنا مشکل ہے- اس لئے زبان ہلائے بغیر

دل میں قرآن پڑھنے سے قرأت ادا نہیں ہوتی -- جس سے نماز کا صحیح ہونا مشکل ہے- آئندہ کے لئے زبان سے قرأت شروع کرے اور گذشتہ ایسی ادا کی ہوئی نمازوں کی قضا لازم ہے-

بعض فقہاء کرام تصحیح حروف کے ساتھ قرأت میں اپنے آپ کو سنانا بھی ضروری سمجھتے ہیں اور یہی قرأت کا ادنیٰ درجہ ہے جسے اخفاء کہتے ہیں اور دوسرا درجہ جہر ہے جس میں دوسرے کو سنانا پڑتا ہے بعض دوسرے علماء کے نزدیک تصحیح حروف کے ساتھ یہ ضروری نہیں کہ یہ شخص خود سنے بلکہ بغیر سننے کے نماز ہو جاتی ہے چنانچہ فتاوی تاتارخانیہ میں ہے-

تصحیح الحروف امر لازم لابد منه ولا تصير قرأة الا بعد تصحيح الحروف فان صح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكى عن الكرخي انه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه ابو بكر الاعمش واليه اشار محمد رحمة الله عليه في الاصل حيث قال :وان كان وحده وكانت صلوة يجهر فيها بالقرأة قرأ في نفسه ان شاء جهر وأسمع نفسه (ج ۱ /۴۴۳)

ترجمہ: قرأت کے لئے حروف کی تصحیح ضروری امر ہے- قرأت تو تب کہلائی جائیگی- جب صحیح حروف ہو- اس لئے اگر زبان سے حروف کی تصحیح ہو اور خود نہ سنے تو کرخی کے ہاں نماز جائز ہے ابو بکر الاعمش بھی اس پر فتوی دیتے تھے- امام محمد نے بھی مبسوط میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں ''اگر ایک شخص اکیلا ہو اور نماز جھر والی ہو تو دل میں پڑھیگا اور اگر چاہے تو جہر کر کے اپنے آپ کو سنائے''

واضح ہو کہ یہاں پر دل میں پڑھنے سے مراد یہی ہے کہ زبان سے تلفظ ہو سکے سن نہ پائے-

(۲) جھری نمازوں میں جہر کرنا جماعت سے خاص نہیں بلکہ ایک شخص انفراداً نماز پڑھ رہا ہو تو جہری نمازوں میں جہر پڑھنا زیادہ بہتر ہے- تاہم اگر منفرد جہر نہ کرے تو نماز جائز ہوگی- فقہاء نے تو یہاں تک لکھا ہے اگر جہری نمازوں کی قضا ہو تو جماعت سے قضا پڑھنے کی صورت میں بھی جہر سے قرأت ہو اور اگر انفراداً کوئی شخص قضا نماز پڑھ رہا ہے تو پھر اس کو جہر اور اخفاء میں اختیار

ہے- تاہم جہر پڑھنا بہتر ہے-

فتاوی ہندیہ میں ہے

ومن قضى الفوائت ان قضاها بجماعة فان كانت صلوة يجهر فيها يجهر فيها الامام بالقرأة وان قضاها وحده يتخير بين الجهر والمخافة والجهر افضل كما في الوقت ويخافت فيما يخافت فيه حتماً (ج ۱/۱۲۱)

جب فوت شدہ نمازوں کی قضا ہو اگر جماعت کے ساتھ ہو تو امام جھری نمازوں میں قرأت کریگا اور اگر جھری نمازوں کی قضا اکیلے لائے تو نماز پڑھنے والے کو جھر اور اخفاء میں اختیار ہے- تاہم جھر افضل ہے- جیسا کہ وقتی میں یوں ہوتا ہے اور سری نمازوں میں اخفاء ضروری ہے۔

(۳) واضح ہو کہ کسی امام کا ایک مقتدی ہو- تو آگے ہوئے بغیر مقتدی کو دائیں طرف کھڑا کر کے بائیں جانب امام کھڑا ہوگا- اور اگر مقتدیوں کی تعداد دو یا دو سے زیادہ ہو- تو پھر امام کو آگے کر کے مقتدی دونوں پیچھے صف بنا کر کھڑے ہونگے - تاہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے دو مقتدیوں کی صورت میں امام کا درمیان میں کھڑا ہونا مروی ہے- کیونکہ ابن مسعودؓ نے ایک دفعہ علقمہ اور اسود کو نماز پڑھاتے وقت درمیان میں کھڑے ہوئے- اور آخر میں فرمایا اس طرح حضرت رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے - لیکن تین مقتدیوں کی صورت میں صف بنائی جائیگی- تاہم اگر ایسی صورت میں امام آگے کھڑا ہونے کی بجائے درمیان میں یا دائیں بائیں کھڑے رہے- نماز ہر صورت میں ہو جائے گی- عذر کی صورت میں کوئی گناہ نہیں اور بلا عذر یوں کرنے پر گناہ گار رہیگا-

والدليل على ذالک :

ما قال الكاساني ولو قام في وسطهم او في الصف او في ميسرته جاز وقد اساءَ (بدائع الصنائع ج ۱/۱۵۸)

ترجمہ: اگر امام صف کے درمیان یا دائیں بائیں کھڑے ہو گئے تو اس کی نماز جائز ہے لیکن گناہ گار ہوگا-

Scanned with CamScanner

سالانہ فہرست ماہنامہ العصر جنوری 2004ء تا دسمبر 2005ء

{ادارہ}

صفحہ نمبر — مفتی غلام الرحمٰن

اداریہ

عنوان	صفحہ نمبر
ایران اور امریکی عزائم	2
مدارس عربیہ کا مستقبل	58
منشیات کے تدارک میں علماء کا کردار	114
تربیت اساتذہ اور جامعہ عثمانیہ کا احساس	170
کتے کا کارٹون --- تعظیم یا تحقیر؟	222
فرائض منصبی کا احساس	278
ادارہ حسبہ کا قیام	338
حسبہ ایکٹ اور معاشرہ کا احساس	393
فہم ودانش کے مراکز سے امتیازی سلوک	450
مدارس عربیہ ذرائع خیر وبرکت ہیں	501
زلزلہ یا قیامت صغریٰ	562

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

عنوان	صفحہ نمبر
كتب عليكم اذا حضر احدكم الموت الخ	10
يايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام الخ	13
واذا سالك عبادى عنى فانى قريب الخ	66
احل لكم ليلة الصيام الرفث الى الخ	68
ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الخ	123
يسئلونك عن الاهلة الخ	128

عنوان	صفحہ نمبر
الاهلة کی انوکھی تشریح	129
وقاتلوا فی سبيل الله	173
واقتلوهم حيث ثقفتموهم الخ	227
الشهر الحرام بالشهر الحرام	230
واتموا الحج والعمرة لله الخ	233
الحج اشهر معلومات فمن فرض الخ	255
ثم افيضوا من حيث افاض الناس الخ	359
واذكروا الله فی ايام معدودات الخ	402
سل بنی اسرائيل كم اتينهم من اية الخ	466
كان الناس امة واحدة الخ	458
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة الخ	450
يسئلونك ماذا ينفقون الخ	567
كتب عليكم القتال وهو كره لكم الخ	568
يسئلونك عن الشهر الحرام قتال الخ	570

دارالافتاء

مفتی غلام الرحمٰن

عنوان	صفحہ نمبر
قربانی کا وجوب	28
نقش محمد ﷺ سے مشابہہ صف کا استعمال	80
نماز کے دوران قرآن سے دیکھ کر پڑھنا	82
صلہ رحمی کی رعایت	83
لیبارٹریز، میڈیکل اسٹورز سے کمیشن لینا	132
ڈاکٹر کی فیس کی شرعی حیثیت	134

Scanned with CamScanner

غیر محرم خواتین کا علاج	135
نطفہ حرام کے حمل کا اسقاط	136
الکحل کی دوائیوں کا استعمال	137
زکوۃ کی رقم سے علاج کروانا	138
روزہ میں سانس کے ذریعہ دوائی کا استعمال کرنا	139
دوران ڈیوٹی غیر متعلقہ کام	249
حج کے معاملہ میں اشتباہ سے بچنا	374
مال حرام سے حج کرنے سے بچاؤ کی صورت	376
قصر نماز کے لئے قدیم محلہ کا عبور	420
بیٹے کو (طلاق کے بجے) کہنے کا حکم	470
کیا عشر زمیندار پر واجب ہے یا مالک پر؟	471
دل میں قرات کرنے سے نماز نہیں ہوتی	577

علمی ، اصلاحی اور فکری مقالات

علمی ، اصلاحی اور فکری مقالات		مقالہ نگار
اسلامائزیشن اور نظریہ ضرورت	506	مفتی ذاکر حسن نعمانی
دنیا کی موجودہ کشمکش اور اس کا علاج	514	ابوالحسن علی ندوی
پارکنسونزم میں پیوندکاری کی شرعی حیثیت	523	مفتی ذاکر حسن نعمانی
مولانا روح اللہ صاحب کشر میاں صاحبزادہ کے سوانح	529	مولانا سید الامین انور
مسلم ممالک میں خواندگی اور تعلیمی صورتحال	534	اوصاف احمد
کاغذی زر کی شرعی حیثیت	19	مفتی ذاکر حسن نعمانی
سونامی کیوں اور کیسے؟	32	سرور منیر راؤ

دین صحیح اور علم صحیح کا امتزاج - مگر کیسے	36	مولانا محمد فاروق
خون انقلاب اور حصول مقاصد یا بے خون انقلاب اور دفع مفاسد	43	شاہد اللہ جان
امریکہ ایک ناکام ریاست قسط نمبر ۱	49	قاضی مصطفیٰ کمال
رشوت اور ہدیہ میں فرق	74	مفتی ذاکر حسن نعمانی
طلب علم کے تقاضے	85	مولانا سلیم اللہ خان
شیورجی کے موتی نے مجھے مشرف بہ اسلام کیا	91	محمد لیاقت علی
امریکہ ایک ناکام ریاست قسط نمبر ۲	99	قاضی مصطفیٰ کمال
من گھڑت آیات ایک مذموم کوشش	102	مولانا محمد فاروق غالب
مذہب اور سائنس کا ٹکراؤ	146	عزیز الرحمٰن
آب زمزم کا معجزہ	152	معین الدین احمد
فکر آخرت - ایک انقلابی عقیدہ	156	مولانا محمد فاروق غالب
نوعمری کی مشقت کے بارے میں اسلام کا نقطہ نگاہ	179	پروفیسر محمد سلیم
انبیاء کرام کے نفوس مطمئنۃ ہوتے ہیں	186	مفتی ذاکر حسن نعمانی
علوم وفنون میں معقولات کی ضرورت واہمیت	194	مولانا حمد اللہ جان داجوی
عصری تقاضے اور علم فقہ کی تدریس	208	مولانا مفتی غلام الرحمٰن
علم حدیث اور اس کے پڑھانے کا طرق	240	شیخ الحدیث مولانا حسن جان
کسب معاش اور گداگری	251	محمد ثاقب الشرف
عصر حاضر کے تقاضے اور اہل علم کی ذمہ داریاں	257	مولانا محمد فاروق غالب
مدینہ منورہ کی مشہور مساجد	264	ابو شفقت سہام

Scanned with CamScanner

فتنوں کے سد باب کیلئے شرعی راستوں کی تلاش	292	مفتی ذاکر حسن نعمانی
مسابقہ حفظ القرآن-ایک تاریخی قدم	314	مفتی عتیق الرحمٰن
کیا اسلام ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟	318	محمد عباس کوثری
خاندانی منصوبہ بندی ترقی کا زینہ یا بربادی کا سامان	327	ابن غیاث عثمانی
اخلاقیات کی حقیقت اور قسمیں	363	مفتی ذاکر حسن نعمانی
قرآن کا معاشرتی نظام	382	شاہد الدین سواتی
امام ابوحنیفہ کے فقہی اصول وقواعد اوران کی خصوصیات	408	محمد عبدالقیوم ہزاروی
تقسیم میراث میں کوتاہی	424	ابوبکر الکوثری
لندن دھماکے اور دینی مدارس کا موقف	430	مولانا محمد حنیف جالندھری
عالمی حالات اور مسلمانوں کیلئے راہ عمل	434	مولانا محمد فاروق غالب
مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس	440	ابورضوان
تلاوت اور ختم القرآن کی اجرت کا شرعی جائزہ	461	مفتی ذاکر حسن نعمانی
ختم بخاری شریف	474	مولانا سلیم اللہ خان
عورتوں کی بے پردگی کے نقصانات	573	مفتی ذاکر حسن نعمانی

اخبار الجامعہ

تعلیمی سال نمبر 13 کا آغاز	537	ابورضوان
اساتذہ کرام کی تقرری	537	
وفیات	537	
پہلا جائزہ	53	

	==	
تعطیلات عیدالاضحیٰ	==	
جرم قربانی	107	مولانا محمد فاروق غالب
افتتاح اسباق		
حضرت مفتی صاحب کے بچوں کا ختم حفظ قرآن		
مسجد کی تعمیر	160	ابورضوان
دورہ تدریب المعلمین	272	مولانا محمد فاروق غالب
چارنیم ماہی امتحان	==	
حاضری اور اسباق	==	
تقریب یوم سرپرستان	501	ابورضوان
تعلیمی سال نمبر 13 کا اختتام	==	
چند اساتذہ کرام کا تعلیمی سفر	594	مولانا محمد فاروق
رئیس جامعہ کا سفر حرمین		
جامعہ کا تعلیمی سال نمبر ۱۴	595	
نئے اساتذہ کی تقرری		

تبصرہ کتب

نام کتاب	صفحہ نمبر	تبصرہ نگار
تطبیق الآیات	541	مولانا محمود رشید
سیرت نگاری کے اصول	542	
مدارس دینیہ کا تعارف	545	مولانا محمد قاسم حبیب
اسرائیل کیوں تسلیم کیا جائے	55	مولانا محمد ریاض
سرسید کی کہانی ان کی اپنی زبانی	109	

Scanned with CamScanner

خواتین کے فقہی مسائل	صالح محمد جدون	110
تذکرۃ المفسرین	مولانا محمد ارسلان	164
ماہنامہ ندوۃ العلماء کراچی	مولانا مدثر شاہ	166
خودنوشت افکار سرسید	مولانا محمد فاروق غالب	167
سوانح حضرت مولانا حسین احمد مدنی	مولانا یعقوب الرحمٰن	222
سلاح المؤمن	مولانا محمد فاروق غالب	224
جمال محمد	صالح محمد جدون	274
سلام اور اس کے احکام	محمد فاروق غالب	275
تحفہ عثمانیہ	عبدالقیوم	596
پرچھائیاں	ریاض محمد	597
الطریقۃ المرضیۃ	محمد ارسلان	598

مؤدبانہ گزارش

تمام ممبر حضرات سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ
جن کی مدت خریداری مکمل ہو چکی ہے۔
وہ از راہ کرم زر سالانہ 125 روپے ارسال فرما کر
ادارہ سے مالی بوجھ کم کرنے میں تعاون فرما کر
سعادت دارین حاصل کریں

ادارہ

عصر حاضر دینی مدارس کے طریق تحقیق وتالیف کا تجزیاتی مطالعہ

ابوعمار زاہد الراشدی

عصر حاضر میں دینی مدارس کے طریق تحقیق وتالیف کا تجزیاتی مطالعہ " کے عنوان پر گفتگو سے قبل معاشرے میں دینی مدارس کے دائرہ اہداف اور طرز عمل کے بارے میں مجموعی صورتحال پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسے سامنے رکھ کر ہی ہم دینی مدارس کے "طریق تحقیق وتالیف" کا بہتر انداز میں جائزہ لے سکیں گے۔ دینی مدارس کا موجودہ نظام دور غلامی کی پیداوار ہے۔ جب جنوبی ایشیا میں برطانوی استعمار نے تسلط جما کر صدیوں سے چلے آنے والے سیاسی، معاشی، عسکری، تعلیمی، دفتری اور قانونی نظام کو تلپٹ کر کے رکھ دیا اور معاشرتی وثقافتی نظام کی بیخ کنی کے لئے پیش رفت کا آغاز کیا۔ تو تعلیمی، دینی ثقافتی اور فکری محاذ سے دلچسپی رکھنے والے چند مخلصین نے اس سیلاب کے سامنے بند باندھنے کا فیصلہ کیا اور دینی تعلیم، اسلامی ثقافت، مذہبی معاشرت اور مشرقی اقدار کے تحفظ کے لیے رضا کارانہ بنیاد پر دینی مدارس کے قیام کا سلسلہ شروع کیا۔ اور یہ ضرورت چونکہ ہمہ گیر اور ملی نوعیت کی تھی، اس لیے اس کارخیر کا سلسلہ پھیلتے پھیلتے جنوبی ایشیا کے طول وعرض تک وسعت پذیر ہو گیا۔ ان مدارس کی بنیاد تحفظات پر تھی اور ان کے اہم اہداف یہ تھے کہ مسلمانوں کا عقیدہ وایمان سلامت رہے۔ اسلامی معاشرتی اقدار کے ساتھ ان کا تعلق قائم رہے، قرآن وسنت اور دیگر متعلقہ علوم کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ قائم رہے، مساجد ومکاتب آباد رہیں۔ اور انہیں امامت وخطابت، تدریس وافتاء اور دعوت اصلاح کے ضروری کاموں کے لیے رجال کار فراہم ہوتے رہیں۔ اور اسلامی عقائد وتہذیب کے خلاف سامنے آنے والی کوششوں کا مقابلہ ہوتا رہے۔ دینی مدارس کی اب تک کی جدوجہد تحفظات کے اسی دائرے میں مذکورہ بالا مقاصد کے گرد گھومتی ہے۔ اور جن خطرات وخدشات اور مخالفانہ اقدامات وتحریکات کو سامنے رکھتے ہوئے ان سے تحفظ اور دفاع کے لیے یہ نظام قائم کیا گیا تھا، وہ تمام تر خدشات وخطرات اور مخالفانہ اقدامات وتحریکات چونکہ نہ صرف بدستور موجود ہیں۔ بلکہ ان

کی گیرائی، گہرائی اور اثر اندازی میں کئی گنا اضافہ ہوچکا ہے، اس لیے مدارس دینیہ کے اہل حل و عقدا بھی تک تحفظ و دفاع کے ماحول میں ہیں۔ اور وہ اپنے گرد خود اپنے کھینچے ہوئے دفاعی اور تحفظاتی حصار کے دائرے کو کراس کرنے کا "رسک:" نہیں لے رہے ہیں اور بادی النظر میں اس کی یہ حکمت عملی معروضی حالات کے تقاضوں سے کافی حد تک ہم آہنگ نظر آتی ہے۔ اس پس منظر میں دینی مدارس میں آج کے دور میں ہونے والے تحقیقی اور تصنیفی کام کا جائزہ لیا جائے تو اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا نقشہ کچھ اس طرح بنتا ہے۔

مثبت پہلو:

روزمرہ پیش آنے والے مسائل پر عوام کی راہنمائی کے لیے فتویٰ نویسی کا کام تسلسل کے ساتھ جاری ہے اور سینکڑوں مدارس میں مستقل طور پر دارالافتاء قائم ہیں۔ جن سے لاکھوں مسلمان رجوع کرتے ہیں۔ اور متعلقہ مسائل میں راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

اردو اور دیگر زبانوں میں قرآن کے تراجم اور تفاسیر، احادیث نبویہ اور فقہ کی مختلف کتابوں کی شروح لکھی جارہی ہیں۔ اور مختلف مکاتب فکر کی طرف سے سینکڑوں ضخیم کتابیں اس سلسلے میں سامنے آچکی ہیں۔ عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاملات، معاشرت اور دیگر ضروریات پر دینی مدارس کے اساتذہ اور متعلقین کی تصانیف کو شمار کیا جائے تو اس کی تعداد کو ہزاروں میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ دینی مدارس کی طرف سے دینی، اصلاحی اور تحقیقی جرائد کی اشاعت کی روایت شروع سے قائم ہے۔ اور جنوبی ایشیا کے مجموعی ماحول کو سامنے رکھ کر دینی مدارس کے جرائد کی تعداد کا اندازہ کیا جائے تو وہ یقیناً سینکڑوں سے متجاوز ہوگی۔ ان جرائد میں اپنے اپنے مسلک اور مکاتب فکر کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ عام طور پر پیش آمدہ مسائل میں مسلمانوں کی راہنمائی تاریخی واقعات، بزرگان اسلام کا تعارف، جدید مسائل پر بحث اور فقہی مذاہب اور فکری مکاتب فکر کے مابین مناظرانہ اور مجادلانہ بحث وتمحیص کا سلسلہ بھی موجود ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ سے جدید فکری وعلمی مسائل پر اجتماعی بحث وتمحیص اور تحقیق ومطالعہ کا رجحان بڑھ

رہا ہے۔ دیوبندی مکتب فکر میں اس وقت بھارت میں مولانا مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی قائم کردہ فقہ اکیڈمی، دارالعلوم کراچی کی تحقیقات علمی اور المرکز الاسلامی بنوں کی علمی مجالس، بریلوی مکتب فکر امجدیہ کراچی، جامعہ غوثیہ بھیرہ اور جامعہ نعیمیہ لاہور، جماعت اسلامی کے مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور جبکہ اہل حدیث مکتب فکر میں مجلس التحقیق الاسلامی ماڈل ٹاؤن لاہور کی علمی مساعی کو اس سلسلے میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جاسکتا ہے۔ شیعہ مکتبہ فکر کا بھی اس جگہ مجھے ذکر کرنا چاہیے۔ لیکن اس نے مدارس کے کام سے زیادہ واقف نہ ہونے کی وجہ سے سردست ایسا نہیں کر پا رہا۔ قومی اخبارات میں مختلف مسائل کے حوالے سے دینی مدارس کے اساتذہ اور متعلقین کے مضامین کی اشاعت تناسب اگرچہ ضرورت سے بہت کم مگر پہلے سے بہتر ہے۔ مختلف دینی مدارس میں تخصصات کے شعبے قائم ہیں۔ جن میں درس نظامی کے فضلاء کو متعین عنوانات پر مطالعہ کرایا جاتا ہے، تحقیق وتالیف کی تربیت دی جاتی ہے۔ ان سے مقالات لکھوائے جاتے ہیں۔ اور ان کی تحقیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ دینی مدارس کے سینکڑوں فضلاء نے اب تک ملک اور بیرون ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کیے ہیں۔ جو اگرچہ ان یونیورسٹیوں کے نظم کے تحت اور ان کی نگرانی میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن ان کی اصل اساس دینی مدارس کی تعلیم وتربیت پر ہی ہے۔ دینی مدارس سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے مکاتب اور خطوط بھی ہزاروں لوگوں کی تعلیم وتربیت اور فکری وروحانی اصلاح کا ذریعہ بنے ہیں۔ اور بیسیوں شخصیات کے مکاتیب وخطوط اب تک کتابی شکل میں شائع ہوچکے ہیں۔ بعض بڑے مدارس نے انٹرنیٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ویب سائٹس قائم کررکھی ہیں۔ جس کی تعداد بیسیوں میں ہے۔ اور وہ اپنے اپنے دائرے میں محدود سطح پر ہی سہی مگر مصروف کار ہیں۔ ان ویب سائٹس کے ذریعے سے جامعات کا تعارف کرایا جاتا ہے۔ اپنے اپنے مسلک کی ترجمانی کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ پیش آمدہ مسائل پر عوام کی راہنمائی کے لیے خطبات و تقاریر، مضامین ومقالات اور سوالات کے جوابات کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ یہ تو وہ چند پہلو ہیں

Scanned with CamScanner

جنہیں تحقیق وتالیف کے میدان میں دینی مدارس کی مثبت کارکردگی کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے اور جو کسی حد تک یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ دینی مدارس تحقیق وتالیف اپنے اپنے ذوق، فکری دائرے اور تربیتی پس منظر کے مطابق اس شعبہ میں بھی بہرحال مصروف عمل ہیں۔

منفی پہلو:

اب، ہم تصویر کے دوسرے رخ کی طرف آتے ہیں۔ جسے تحقیق وتالیف کے میدان میں دینی مدارس کی کارکردگی کے منفی پہلو سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے، مثلاً: "دینی مدارس میں تحقیق، مطالعہ کے حوالے سے مسلکی وابستگی اور شخصی عقیدت کو ترجیحات میں فیصلہ کن اولیت حاصل ہے، زیادہ تر وقت اور زور انہی دو ترجیحات میں صرف ہو جاتا ہے۔ اور ترجیحات کے ان کے بعد کے مراحل کے لیے اکثر اوقات وقت اور صلاحیت دونوں میں کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ فقہی اور مسلکی مباحث کے حوالے سے باہمی مناظرہ مباحثہ میں افہام وتفہیم اور تطبیق ومفاہمت کے بجائے ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کا ذوق غالب ہوتا ہے۔ اور اس کے لیے طعن وتشنیع اور تحقیر وتمسخر کی زبان استعمال کرنے سے بھی بسا اوقات گریز نہیں کیا جاتا۔

تحقیق ومطالعہ کا جدید اسلوب، طریق کار، ذرائع اور بین الاقوامی سطح کے علمی وتحقیقی اداروں کے کام اور طرز سے استفادہ دینی مدارس کے نزدیک ابھی تک شجر ممنوعہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف بین الاقوامی زبانوں سے ناواقفیت نہیں ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ ذہنی اور نفسیاتی کیفیت بھی اس کا باعث ہے کہ ہمیں دنیا کے دیگر تمام حلقوں پر علمی اور فکری برتری حاصل ہے۔ اور ہمیں کسی دوسرے حلقہ کے علمی کام سے واقف ہونے اور اس سے استفادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دینی مدارس میں عالم اسلام کے علمی حلقوں کی تحقیقات دوسرے مسالک کے علمی کام اور غیر روایتی علمی مراکز کی تحقیقی مسائی سے استفادہ کو اپنی نفسیاتی برتری کے منافی تصور کیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ بعد اور فاصلہ قائم رکھنے کو بھی تحفظاتی حکمت عملی کا ایک ناگزیر حصہ بنا لیا گیا

ہے۔ بڑے مدارس کو دیکھتے ہوئے بھیڑ چال کے معاشرتی مزاج کے باعث اب جگہ جگہ دارالافتاء قائم ہو رہے ہیں۔ اور ان کا دائرہ ضرورت سے زیادہ پھیلتا جارہا ہے۔ جس سے فتوی کی اہمیت اور معیار دونوں متاثر ہو رہے ہیں۔

اجتماعی اور قومی مسائل میں بھی تحقیق ومطالعہ اور علمی رائے کے اظہار کے لئے مسلکی دائرے میں پابند رہنے کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور ایسی روایت ابھی جڑ نہیں پکڑ سکی کہ کسی اہم قومی مسئلہ پر مختلف مکاتب فکر کے ذمہ دار علمائے کرام مل بیٹھیں۔ مشترکہ طور پر مطالعہ وتحقیق کا اہتمام کریں۔ اور باہمی مشاورت کے ساتھ اجتماعی رائے کا اظہار کریں۔ اس سلسلے میں ۳۱ علمائے کرام کے ۲۲ دستوری نکات اور عقیدہ ختم نبوت وناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگزیر تقاضوں پر اتفاق کے سوا غیر سرکاری اور پرائیویٹ سطح پر کوئی اہم کام گذشتہ نصف صدی کے دوران ہمیں دینی تاریخ کا حصہ بنتا دکھائی نہیں دیتا۔

دینی مدارس میں تحقیق وتالیف کے ذوق اور صلاحیت کی آبیاری کے لئے کوئی اجتماعی اور اداراتی نظم موجود نہیں ہے۔ یہ کام زیادہ تر شخصی رجحان اور ذوق کا رہین منت ہوتا ہے۔ اور اس کی حوصلہ افزائی، سرپرستی اور نگرانی بھی شخصی طور پر ہی ہوتی ہے۔

دینی مدارس میں لائبریریوں کا نظام ناگفتہ بہ ہے۔ گنتی کے چند مدارس کے علاوہ اکثر مدارس میں یا تو لائبریریاں موجود نہیں ہیں اور اگر موجود ہیں تو ان میں ضرورت کی اہم کتابیں، بالخصوص مختلف موضوعات پر حوالہ کی کتابیں میسر نہیں ہیں۔ کتابوں کے انتخاب میں شخصی اور مسلکی ذوق کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور اگر کسی مدرسہ کی لائبریری میں کچھ کتابیں پائی جاتی ہیں تو ضرورت، وقت اور سہولت کے مطابق اساتذہ وطلبہ کی ان تک رسائی نہیں ہوتی۔

انسانی سوسائٹی کا معاشرتی ارتقاء، تاریخ، نفسیات، پبلک ڈیلنگ (تعلقات عامہ) سیاسیات، معاشیات، تہذیب وثقافت اور دیگر عمرانی علوم نہ صرف دینی مدارس کی تدریس،

Scanned with CamScanner

تحقیق اور مطالعہ سے خارج ہیں۔ بلکہ ان کی اہمیت وضرورت کا احساس بھی ابھی تک اجاگر نہیں ہوسکا۔ جبکہ خود دینی مدارس کے مقصد قیام اور ان کے مذکورہ بالا اہداف کے حوالے سے یہ علوم انتہائی ضروری ہیں۔

زبانوں کا مسئلہ دینی مدارس میں سب سے زیادہ ناگفتہ بہ ہے۔ انگریزی اور دیگر بین الاقوامی زبانوں کی بات تو ایک طرف رہی، عربی زبان بھی صرف کتاب فہمی تک محدود رہتی ہے۔ اور دینی مدارس میں سالہا سال تک پڑھائی جانے والی اس زبان میں فی البدیہہ گفتگو، خطاب اور مضمون نویسی کی صلاحیت سے فضلاء کی غالب اکثریت محروم ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ مظلومیت کا سامنا اردو کو کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ بطور زبان نہیں پڑھائی جاتی اور زبان کی اصلاح، جدید اسلوب سے شناسائی، محاوروں، ضرب الامثال اور اشعار کے برمحل استعمال کی تربیت اور سلاست وشستگی کا ذوق بیدار کرنے کا کوئی نظم اور اہتمام موجود نہیں ہے۔ بالخصوص مروجہ صحافتی زبان اور اسلوب تو سرے سے دینی مدارس کے ماحول میں نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اچھی خاص علمی صلاحیت رکھنے والے اساتذہ اور طلبہ بھی سادہ اردو میں مافی الضمیر کے اظہار کے لئے دو تین صفحات کا مختصر مضمون لکھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ معاصر اداروں سے بہت پیچھے دکھائی دے رہے ہیں۔

تیسرے نمبر پر ہماری گذارش اس حوالے سے ہے کہ دینی مدارس کی قیادت کو آج کے اس خوفناک چیلنج کا ادراک واحساس کرنا چاہیے۔ جو عالمی تہذیبی کشمکش کے حوالے سے مسلم امہ کو درپیش ہے۔ اور جس میں انسانی حقوق اور گلوبلائزیشن کے عنوان سے مسلمانوں کے عقائد وافکار، تہذیب وثقافت، خاندانی نظام، معاشرتی اقدار اور مسلم ممالک کے اسلامی تشخص کو پامال کر دینے کی منصوبہ بندی کر لی گئی ہے۔ اس کشمکش کے علمی، اعتقادی اور ثقافتی پہلوؤں کو اجاگر کرنا، فکر وفلسفہ اور علم وتحقیق کے جدید ہتھیاروں کے ساتھ اس یلغار کا سامنا کرنا اور مسلمانوں کو اس سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے گرد تعلیم وتربیت، دعوت واصلاح اور فکری بیداری کا حصار قائم کرنا اپنے اہداف ومقاصد کے حوالے سے دینی مدارس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اور انہیں اس اہم ترین ذمہ داری سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیے۔

(بشکریہ ماہنامہ دعوۃ)

خیر

شر کو شر سے دفع کرنا اگرچہ اچھی بات ہے
مگر شر کو خیر سے دفع کرنا احسن ہے
محمود غزنوی

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعہ

مولانا محمد فاروق غالب

رئیس جامعہ کا سفر حرمین:

جامعہ کے متعلقین اور احباب کو معلوم ہے کہ رئیس جامعہ حضرت مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کئی سالوں سے مدرسہ کے سالانہ تعطیلات کے دوران عمرے کی سعادت حاصل کرتے ہیں حسب معمول امسال بھی حضرت مہتمم صاحب یکم رمضان کو پہلے دبئی چلے گئے وہاں کچھ ایام گزارنے کے بعد انیس رمضان کو عمرے اور حرم نبوی میں اعتکاف کی غرض سے سعودی عرب تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے عید الفطر کے تیسرے دن واپس پاکستان تشریف لائے۔

جامعہ عثمانیہ کا تعلیمی سال نمبر ۱۴:

الحمد للہ جامعہ عثمانیہ کا تعلیمی سال نمبر ۱۴ شروع ہو چکا ہے پہلے سے طے شدہ نظام الاوقات کے مطابق ہفتہ ۱۲ نومبر ۲۰۰۵ء سے لیکر ۱۸ نومبر ۲۰۰۵ء تک داخلہ کے تمام مراحل بخیر وعافیت گزر گئے۔ شعبہ بنین وبنات درس نظامی، شعبہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء، شعبہ قراءت وتجوید اور شعبہ تحفیظ القرآن الکریم میں داخلے کیے گئے اور یوں سینکڑوں طلبہ وطالبات میں سے صرف معیاری طلبہ وطالبات کو امتحان داخلہ میں کامیاب قرار دیکر ان کا داخلہ منظور کیا گیا۔

۱۸ نومبر بروز پیر کو حضرت مہتمم مفتی غلام الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی نے نئے تعلیمی سال کے افتتاحی مجلس میں درس حدیث اور اصلاحی کلمات بھی ارشاد فرمائے۔ اگلے دن ۲۲ نومبر کو باقاعدہ اسباق شروع ہوئے۔

حسب سابق دفتر اہتمام، دفتر تعلیمات، دفتر مالیات، دفتر ماہنامہ العصر اور دار الافتاء

کما رہے ہیں۔

نئے اساتذہ کی تقرری:

جامعہ عثمانیہ میں امسال تین اساتذہ حضرت مولانا مفتی آصف محمود صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب اور حضرت مولانا غوث الکبیر صاحب کی بطور معاون تقرری ہوئی ہے۔ مولانا آصف محمود صاحب اور مولانا یوسف صاحب جامعہ عثمانیہ کے شاخ واقع چراٹ روڈ بلوزئی میں جبکہ مولانا غوث الکبیر صاحب جامعہ عثمانیہ پشاور میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح شعبہ بنات میں پانچ معاون معلمات کی تقرری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔

دولت

دولت پر علم کو ترجیح حاصل ہے۔
کیونکہ علم سے دولت حاصل ہو
سکتی ہے۔
مگر دولت سے علم حاصل نہیں ہوتا

ارسطو

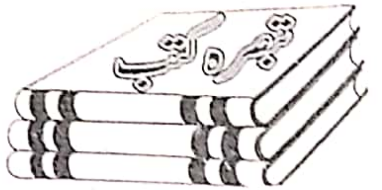

تبصرہ نگار: مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ
مہتمم و بانی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ

مصنف: مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی

کتاب کا نام: تحفہ عثمانیہ اردو شرح العقیدۃ الطحاویہ-

صفحات: ۳۹۱ تعداد: ایک ہزار

ناشر: دار التصنیف جامعہ عثمانیہ پشاور

تحفہ عثمانیہ اردو شرح العقیدۃ الطحاویہ- اردو زبان کی بہترین کامل مفصل، مدلل، بے مثال اور آسان فہم شرح دیکھ کر دل بہت مسرور ہوا- جامعہ عثمانیہ کی ایسی جامع کتاب پہلے نظر سے نہیں گذری- خصوصاً اس موضوع پر- سرسری مطالعہ کی یہ کتاب سزاوار نہیں- تفصیلی مطالعہ کے لئے وقت درکار ہے- فی الحال جو دیکھا اس پر تبصرہ حاضر ہے-

فہرست عنوانات دل موہ لینے والے ہیں- بالخصوص عقیدہ نمبر کو کالی سیاہی سے متون کرنا- فرق باطلہ کا رد اسلاف کے قلم سے کہ جس میں خلوص پوری توانائی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے- اس دور کی اہم ضرورت تھی- جسے آپ نے آسان بنادیا ہے- اللہ کرے زور قلم اور زیادہ اور قبول فرمائے- متن پر اعراب بھی وقت کی اہم ضرورت ہے- جسے کما حقہ پورا کر دیا گیا ہے- آیات کی ستور کا نام بمعہ آیت نمبر بھی قابل داد ہے- سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں مصنف کے ساتھ مؤلف بھی پورے اخلاص کے ساتھ کارفرما نظر آتے ہیں- کتاب کی سلاست روانی اور شرح میں آسانی قاری کو استفادے میں سہولت اور آسانی میسر فرماتی ہے- مشکل الفاظ سے گریز کیا گیا ہے- جس سے دین متین کے بنیادی عقائد ذہن و دل میں جاگزیں ہو جاتے ہیں- بس دل سے دعا نکلتی ہے- دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کو قبول عام وخاص سے نوازے- والسلام

نام کتاب: پرچھائیاں نام مرتب: مولانا محمد سعد

ضخامت: ۱۳۲ صفحات قیمت: 60 روپے

ناشر: مدرسہ بیت العلم ST-9E بلاک نمبر 8 گلشن اقبال کراچی

تبصرہ نگار: ریاض محمد مدرس جامعہ عثمانیہ پشاور

انسان کی اس حیات مستعار میں اس پر اللہ تعالی کی بیش بہا نعمتوں کا مشاہدہ کر کے کسی بزرگ کا وہ قول ﴿طابق النعل بالنعل﴾ کا مصداق نظر آتا ہے- کہ یہ پوری کائنات صرف دو چیزوں سے مرکب ہے- جس کا ایک جز انسان اور دوسرا جز (انسان پر اللہ تعالی) کا احسان ہے- رب کائنات کی جانب سے حضرت انسان پر ان نعمتوں کی فراوانی کا جائزہ لیکر سب سے عمدہ اور قیمتی نعمت جو نظر آتی ہے وہ ﴿علم کی دولت﴾ ہے- علم وہ قیمتی سرمایہ ہے جس کے ذریعے انسان فرق مراتب کر کے خدائے تعالی اور اس کے مخلوقات میں صحیح اور منصفانہ حقوق کی ادائیگی کا تصفیہ کر سکتا ہے- فرمان نبویؐ ﴿من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین﴾ کے ذیل میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس انسان کو خداوند قدوس نے علم کے جوہر سے آراستہ کیا ہو اور اس کو دین کی صحیح سمجھ بوجھ عطا کی ہو- اس کے متعلق یہ نظریہ قائم کرنا کہ اللہ تعالی نے اس کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے تو یہ بالکل صحیح اور مصاب نظریہ ہے- جبکہ دوسری نعمتوں کے ساتھ منعم علیہ شخص کے متعلق یہی نظریہ قائم کرنا یقینی نہیں- علم ہی کی بدولت حضرت انسان خالق حقیقی اور آنحضرتؐ کے علم کے متعلق ان فرامین کا مصداق بنتا ہے- جن میں ہر ایک اپنی جگہ انسان کی ابدی فلاح و نجات اور سرخ روئی کے لئے کافی اور شافی ہے- اس لئے علمی میدان سے وابستگی اور علماء و طلباء کی فہرست میں اپنے آپ کو شامل کرنا ایک بے بدل اور عدیم المثال اقدام ہے-

جن حضرات کو اللہ تعالی نے اپنی اس صفت عظمی سے متصف کر کے علم کے حصول میں مصروف رہنے کا موقعہ دیا ہے- ان کی علمی آبیاری اور علمی شوق و ذوق میں ترقی کی صورت پیدا کرنے کے لئے اسلاف اور بزرگان دین کی ان علمی کاوشوں، تعلیمی نکات، معلوماتی ذکاوتوں اور

Scanned with CamScanner

علمی میدان کے ساتھ پختہ وابستگی کے ان انمول واقعات اور فرمودات سے آگاہی ازحد ضروری ہے- جو علمی اور عملی راہبری اور راہنمائی میں ممد اور معاون ثابت ہوتے ہیں-

اسلاف کے یہ عمدہ فرمودات اور عملیات بے شمار کتابوں کے اندر منتشر صورت میں تو پائے جاتے ہیں- لیکن دین کے ایک مصروف الوقت طالب علم کے لئے اپنے علمی اسفار کو طے کرنے کے لئے ان مشغولیت کے ساتھ شاید ان سے آگاہی میسر نہ ہو- اس لئے ضرورت اس بات کی تھی کہ اکابر کی ان فرمودات کو ایک مجموعہ کی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ ایک طالب علم اپنی تھوڑی سی فرصت میں ایک ہی جگہ اس قیمتی ذخیرے سے مقدور بھر استفادہ کر سکے-

شاید اسی ضرورت کی تکمیل کرتے ہوئے زیر نظر کتاب ﴿پرچھائیاں﴾ لکھنے کی کوشش کی گئی ہے- یہ حضرت مولانا محمد سعد کی مرتبہ ہے-- جس میں موصوف نے علمی ذوق رکھنے والے احباب کے لئے اسلاف کے طرز زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے- موصوف نے کتاب ہذا میں اسلاف کی زندگی کے ساتھ وابستہ تقوی اور للھیت کے پرمغز واقعات، علمی شوق کے محرکات ان کی عربی فصاحت، سلیقہ گفتار، حاضر جوابی، موقعہ اور محل کے مناسب عجیب جوابات ان کی دار فانی سے بے رغبتی، ان کی ذہانت، حق گوئی اور ادب واحترام وغیرہ جیسے بیش بہا موتیوں کا تذکرہ کیا ہے- جو یقیناً ایک دینی طالب علم کے لئے علمی سفر کا گرانقدر توشہ ہے- موصوف کی یہ مقدس علمی خدمت قابل ستائش ہے- تاہم اگر بالاستیعاب حوالہ جات کی رعایت ہوتی تو کتاب کی قدر و قیمت اور بھی دوبالا ہو جاتی- معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ کتاب ظاہری طور پر بھی قابل تعریف ہے- عمدہ ٹائٹل، بہترین کاغذ اور جلد بندی کتاب کی تزئین وآرائش میں عمدہ کردار دکھاتے ہیں- اللہ تعالی موصوف کی اس عظیم محنت کو شرف قبولیت سے نوازے- آمین!

نام کتاب: الطریقۃ المرضیۃ

صفحات: ۲۲۸ مؤلف: مولوی آفتاب عالم

تبصرہ نگار: محمد ارسلان متعلم درجہ تخصص جامعہ عثمانیہ پشاور

مولوی آفتاب عالم صاحب نے اس شرح کے لکھنے میں جو کاوش خرچ کی ہے وہ قابل قدر ہے- حتی کہ اب تو الطریقۃ العصریہ بالکل بے نقاب ہوگئی- طالب علم اور مذکورہ کتاب کے درمیان تمام فاصلے ختم ہوگئے- اب کوئی غبار نہیں رہا- لیکن یہ امر ہمارے سامنے ہونا ضروری ہے کہ مدارس عربیہ کا تعلیمی نصاب بڑی اہمیت کا حامل ہے- خاص کر عربی ادب میں طالب علم کی استعداد جتنی قوی ہوگی اتنی ہی مفید ہوگی- ہمارے نصاب کے اکثر پڑھنے اور پڑھانے والوں کی عربی انشاء بہت کمزور ہوتی ہے- بعض تو عربی زبان کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں- لیکن عملاً عربی بولنا اور لکھنا پھر بھی ان کے لئے دشوار ہوتا ہے-- جس کے لئے طالب علم کا ابتدائی زمانہ سے عربی انشاء کی مشق بہت ضروری ہے- لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب بھی عربی ادب اور انشاء عربی کے لئے کوئی چھوٹی بڑی کتاب کو نصاب میں شامل کیا جاتا ہے- تو بعض حضرات فوراً اس کی اردو شرح لکھ دیتے ہیں-- جس سے اس کتاب کی افادیت یکسر ختم ہو جاتی ہے- کتاب کا مقصد تو عربی استعداد مضبوط کرنا ہوتی ہے- لیکن شارح اردو شرح لکھ کر استعداد کو مزید کمزور کر دیتا ہے- اور پھر ڈھنڈورا پیٹتا ہے- کہ استعدادیں کمزور ہوگئیں- ادب اور عربی انشاء کی کسی کتاب کی اردو شرح استعداد کو کمزور کرنے کی کوشش ہوتی ہے- عربی انشاء کا مقصد عربی استعداد کو مضبوط کرنا ہوتا ہے- اور اردو شرح کا مقصد اس استعداد کو کمزور کرنا ہوتا ہے- جب ہم خود استعداد کو کمزور کرنا شروع کر دیں تو یہ واویلا کیوں کرتے ہی کہ استعداد کمزور ہے- عربی انشاء پڑھنے اور پڑھانے والوں پر پابندی لگائی جائے کہ تکلم اور لکھائی مکمل عربی میں ہوگی- تکلیف تو ہوگی لیکن چند ماہ میں استعداد بن جائے گی- جو اردو شروح چھپ چکی ہی- ان کے اوپر بھی پابندی لگائی جائے- عصری علوم والوں نے کبھی بھی استعدادوں کی کمزوری کا شکوہ نہیں کیا وہ لوگ انگریزی زبان میں بہت آگے نکل گئے- اور ہم نہ جانے کس وجہ سے ہر جگہ اور ہر وقت استعداد کی کمزوری کا رونا روتے رہتے ہیں-

Scanned with CamScanner

وفاق المدارس کے نتائج

مولانا حسین احمد
ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ

وفاق المدارس العربیۃ پاکستان دینی مدارس کی سب سے بڑی اور انتہائی منظم تنظیم ہے۔جس سے ملک بھر کے تقریباً 7000 مدارس ملحق ہیں۔ان مدارس میں لاکھوں طلبہ زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں۔وفاق کے تحت ہر سال رجب کے اواخر اور شعبان کے اوائل میں سالانہ امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔اس سال ۱۴۲۶ء میں یہ امتحانات منعقد ہوئے۔ان امتحانات میں کل تقریباً 157134 طلبہ وطالبات نے شرکت کی۔طلبہ کے لئے ملک بھر میں 316 مراکز اور طالبات کے لئے 462 مراکز امتحانات بنائے گئے۔جن میں ہزاروں کے عملے نے امتحانات کی نگرانی کی ۔

امتحانات کے اختتام کے فوراً بعد وفاق کے مرکزی دفتر ملتان میں سینکڑوں علماء کرام نے پرچے چیک کرنا شروع کیے۔اور ساتھ ساتھ دفتر کا عملہ نتیجہ مرتب کرتا رہا۔ان سینکڑوں افراد کی شب و روز محنت کے بعد ایک ماہ سے زائد عرصے میں نتائج مرتب ہوئے ۔اور 11 رمضان المبارک کو نتائج کا اعلان کر دیا گیا۔

جامعہ عثمانیہ کے مختلف درجات کے 196 طلبہ کا داخلہ بھیجا گیا۔سارے طلبہ الحمد للہ کامیاب رہے۔ مجموعی طور پر نتیجہ بڑا شاندار رہا۔فالحمد لله علی ذلک۔

اجمالی نتیجہ کچھ یوں ہے۔

درجہ	کل تعداد	ممتاز	جید جداً	جید	مقبول	راسب
عالیہ	29	13	16	X	X	X
عالیہ	39	20	17	2	X	X
ثانویہ خاصہ	56	22	30	3	1	X
ثانویہ عامہ	56	42	14	X	X	X
متوسطہ	16	8	8	X	X	X
کل تعداد	196	105	85	5	1	X

تفصیلی نتیجہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

علم

جو دنیا کے لئے علم سیکھتا ہے۔
وہ علم اس کے دل میں جگہ نہیں پاتا۔
لقمان حکیم

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانيه

العنوان عثمانيه كالونى نوتهيه روڈ پوسٹ بكس ۱۲۰۹ صدر

پشاور

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربيّة باكستان

المرحلة العالميّة للبنين 1426 ه 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	صحيح مسلم	جامع الترمذي	[illegible]	[illegible]	[illegible]		مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
1692	1418-04 002111	محمد سعيد	مولوي ظاہر گل	خيبرايجنسی	1982 ء	64	72	71	56	72	75		410	68.33	جيد جدا	
1693	1420-05 003935	عوث الكبير	فضل معبود	پشاور	1979 ء	87	90	90	63	69	90		489	81.50	ممتاز	
1694	1420-05 003940	شمس الامين	گل امين خان	دير	1979 ء	85	90	100	80	83	80		518	86.33	ممتاز	
1695	1418-04 002200	محمد حماد	نظيف الرحمان	ٹانک	1983 ء	67	80	84	40	78	80		429	71.50	جيد جدا	
1696	1420-05 003939	فضل كريم	فضل اكبر	چارسده	1979 ء	94	98	100	63	88	92		535	89.17	ممتاز	
1697	1426-08 000698	محمد عباس	حامداد خان	باجوڑ ايجنسی	1986 ء	98	98	100	95	88	85		564	94.00	ممتاز	
1698	1426-08 000657	حول خان	حاجي الله	ژوب	1981 ء	78	95	100	68	75	80		496	82.67	ممتاز	
1699	1426-08 000658	غلام نبي	مولوى خيال حسين گل	صوابی	1984 ء	60	45	83	55	73	45		362	60.33	جيد جدا	
1700	1426-08 000659	حبيب الله شاه	محمود شاه	ژوب	1978 ء	73	85	90	40	78	60		426	71.00	جيد جدا	
1701	1418-04 004545	احسان الله	سيد احمد شاه	ژوب	1983 ء	78	98	100	60	98	82		516	86.00	ممتاز	
1702	1420-05 003927	آصف علي	نورسيد	مردان	1982 ء	75	86	83	75	73	75		467	77.83	جيد جدا	
1703	1426-08 000660	شمس الحق	عبد القيوم	بنگرام	1976 ء	73	81	84	58	76	77		449	74.83	جيد جدا	
1704	1420-05 003916	مشتاق احمد	ناموس خان	نوشهره	1978 ء	68	88	83	73	81	65		458	76.33	جيد جدا	
1705	1420-05 003914	[illegible]	منير الدين	چارسده	1978 ء	76	90	91	68	85	80		490	81.67	ممتاز	
1706	1418-04 003190	ذاكر الله	مير باز خان		1982 ء	82	88	100	70	100	90		520	86.67	ممتاز	

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانيه

العنوان عثمانيه كالونى نوتهيه روڈ پوسٹ بكس ۱۲۰۹ صدر

پشاور

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربيّة باكستان

المرحلة العالميّة للبنين 1426 ه 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة: [illegible]	صحيح مسلم	جامع الترمذي	[illegible]	[illegible]	[illegible]		مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
1707	1426-08 000661	شكيل احمد	غلام حسين	پشاور	1980 ء	68	78	75	61	70	70		422	70.33	جيد جدا	
1708	1426-08 000662	حفيظ الله	محمد روف خان	بنوں	1979 ء	76	85	85	80	87	80		493	82.17	ممتاز	
1709	1420-05 003909	ضيا الرحمان	زعفران	پشاور	1984 ء	74	75	76	80	90	85		480	80.00	ممتاز	
1710	1426-08 000663	محمد حسن	مولانا بہاؤالدين	كوئٹه	1983 ء	79	100	100	80	0	95		554	92.33	ممتاز	
1711	1420-05 003912	لطيف الله	سعيد الله	دير	1982 ء	78	72	88	75	81	77		471	78.50	جيد جدا	
1712	1420-05 003926	عبد الباسط	مجيد گل	چارسده	1979 ء	74	83	90	70	66	70		453	75.50	جيد جدا	
1713	1418-04 002192	شاہد الدين	طالع زر		1978 ء	65	90	100	55	80	67		457	76.17	جيد جدا	
1714	1420-05 003906	محمد سليمان	مصلح الدين	چارسده	1978 ء	66	82	90	63	92	67		460	76.67	جيد جدا	
1715	1420-05 003923	سليم شاه	محمد شاه	چارسده	1978 ء	67	79	85	78	80	60		449	74.83	جيد جدا	
1716	1418-04 002195	برهان الدين	فرمان الدين	نوشهره	1982 ء	64	79	84	68	60	75		430	71.67	جيد جدا	
1717	1420-05 003933	شاهد الله	صنوبر خان	چارسده	1982 ء	94	100	100	63	68	87		512	85.33	ممتاز	
1718	1420-05 003928	غيور احمد	حاجي عبادت الانام	پشاور	1977 ء	96	100	100	82	100	95		573	95.50	ممتاز	
1719	1420-05 003932	مومن خان	گران بادشاه	چارسده	1981 ء	70	88	76	75	81	77		467	77.83	جيد جدا	
1720	1420-05 003631	منهاج الدين	مولوى محمد امين	لكى مروت	1981 ء	63	87	85	73	75	80		463	77.17	جيد جدا	

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانیه

العنوان عثمانیه کالونی نوتهیه روڈ پوسٹ بکس ۱۲۰۹ صدر

ضلع پشاور

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیة باکستان

المرحلة العالية للبنين

1426 ھ 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
3049	1422-05 005201	عبدالسلام	احسان الحق	پشاور	1983	55	95	74	83	60	86		453	75.50	جيد جدا	
3050	1420-04 003984	محمد سلیمان	ذاکراللہ	پشاور	1987	62	90	89	78	43	76		438	73.00	جيد جدا	
3051	1422-05 005193	عرفان علی	فضل اللہ	صوابی	1984	77	100	90	100	94	95		556	92.67	ممتاز	
3052	1420-04 004645	فضل رحیم	میاں سید	دیر	1983	72	100	87	95	93	92		539	89.83	ممتاز	
3053	1422-05 005212	نصیر احمد	نور محمد	نوشہرہ	0000	57	98	87	92	93	91		518	86.33	ممتاز	
3054	1420-04 003987	محمد بلال الحق	انوارالحق	نوشہرہ	1980	48	92	71	56	80	78		425	70.83	جيد جدا	
3055	1422-05 005177	زاہد خان	جان محمد	نوشہرہ	1981	83	100	94	79	94	94		544	90.67	ممتاز	
3056	1422-05 005209	شیراز احمد	شیر احمد	پشاور	1982	67	92	82	78	78	85		482	80.33	ممتاز	
3057	1420-04 003988	ولی اللہ	محمد روف	بنوں	1980	76	77	83	89	87	82		494	82.33	ممتاز	
3058	1422-05 005202	رحمت اللہ	خان بت خان	کرک	1978	55	91	57	46	75	76		400	66.67	جيد جدا	
3059	1422-05 005198	عبدالقادر	فضل قادر	پشاور	1977	63	98	84	100	95	90		530	88.33	ممتاز	
3060	1422-05 005733	محمد شفیع	عبدالمحسن شاہ	کرک	1984	49	93	77	60	76	76		431	71.83	جيد جدا	
3061	[illegible]	عبدالباقی	سالم زر	[illegible]	1981	40	58	73	80	62	64		380	63.33	جيد جدا	
3062	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پشاور	1980	54	90	55	77	60	80		416	[illegible]	جيد جدا	
3063	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	جيد جدا	

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانیه

العنوان عثمانیه کالونی نوتهیه روڈ پوسٹ بکس ۱۲۰۹ صدر

ضلع پشاور

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیة باکستان

المرحلة العالية للبنين

1426 ھ 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
3064	1422-05 006731	محمد زبیر	نور محمد	صوابی	1983	84	91	91	100	99	86		551	91.83	ممتاز	
3065	1422-05 005282	گل سید	عبداللہ	مہمند ایجنسی	1985	53	94	81	57	75	70		430	71.67	جيد جدا	
3066	1422-05 005208	محمد شکیل	عزیز الرحمان	مانسہرہ	1984	51	70	67	56	78	76		398	66.33	جيد جدا	
3067	1422-05 006583	عمران اللہ	طاہر اللہ	مردان	1985	48	88	77	73	85	58		429	71.50	جيد جدا	
3068	1422-05 005205	سید محمد بلال	سید محمد شفیق	مالاکنڈ	1983	90	100	52	100	96	72		510	85.00	ممتاز	
3069	1420-04 003979	عبداللطیف	مظفر شاہ	کرم ایجنسی	1983	57	75	67	74	83	82		438	73.00	جيد جدا	
3070	1422-05 004611	محمد اسلام	اطلس خان	کرک	1980	47	95	77	80	78	82		459	76.50	جيد جدا	
3071	1422-05 002079	محمد صداقت	ضابطہ خان	کرک	1985	43	97	78	89	94	81		482	80.33	ممتاز	
3072	1420-04 004031	الطاف حسین	ربنواز	چارسدہ	1983	59	94	71	70	70	88		452	75.33	جيد جدا	
3073	1426-07 111674	فواد احمد	ظہور احمد	نوشہرہ	1979	43	72	45	40	50	62		312	52.00	جيد	
3074	1422-05 005348	محمد کفایت اللہ	حاجی حلیم اللہ خان	چارسدہ	1984	70	100	73	71	95	70		480	80.00	ممتاز	د رعايتی نمبر
3075	1420-04 003992	محمد آصف	محمد عارف	پشاور	1981	40	73	50	40	45	66		314	52.33	جيد	
3076	[illegible]	نادر شاہ	منہاج الدین	[illegible]	1983	50	96	70	43	70	69		398	66.33	جيد جدا	
3077	[illegible]	فضل محمود	محمد غلام [illegible]	مردان	1983	56	82	62	56	71	68		395	65.83	جيد جدا	
3078	[illegible]	[illegible]	فضل [illegible]	[illegible]	1983	80	78	75	100	94	90		517	86.17	ممتاز	

Scanned with CamScanner

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانيه

العنوان عثمانيه كالوني نوتهيه روڈ پوسٹ بكس ١٢٠٩ صدر

ضلع پشاور

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربيه باكستان

المرحلة العالية للبنين

1426 ھ 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيه
3079	1420-04 003977	سيف الرحمن	عزيز الرحمن	نوشهره	1984	68	89	68	93	96	86		500	83.33	ممتاز	
3080	1420-04 003981	محمد اسماعيل	حاجي محمد رسان	پشاور	1983	64	68	76	44	83	66		401	66.83	جيد جدا	
3081	1426-07 111675	جعفر خان	محمد سيار	چارسده	1982	81	91	84	100	91	84		531	88.50	ممتاز	
3082	1420-04 003870	سيد علي شاه	زيارت سيد باچه	مهمند ايجنسي	1984	73	96	77	94	94	84		518	86.33	ممتاز	
3083	1422-05 007724	محمد زاهد خان	عطا محمد	بنوں	1982	73	93	82	100	98	84		530	88.33	ممتاز	
3084	1420-04 003982	مستفيض الله	حمزه علي خان	بنوں	1983	75	100	77	100	93	93		538	89.67	ممتاز	
3085	1422-05 009051	خليل الرحمن	شفيق الرحمن	سوات	1985	87	100	74	95	93	79		528	88.00	ممتاز	
3086	1420-04 004647	گوہر علي	بادشاه حسن	دير	1983	75	86	81	85	84	82		496	82.67	ممتاز	
3087	1420-04 003986	محمد شعيب	عاشق سليم	نوشهره	1983	85	88	87	100	93	95		548	91.33	ممتاز	

اوسط نتيجه [illegible]

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانيه

العنوان عثمانيه كالوني نوتهيه روڈ پوسٹ بكس ١٢٠٩ صدر

ضلع پشاور

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربيه باكستان

المرحلة الثانوية الخاصة للبنين

1426 ھ 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيه
6214	[illegible]	[illegible] الرحمن	[illegible] خليل الرحمن	چترال	1982	50	37	69	57	16	[illegible]		326	54.33	جيد	
6215	[illegible]	محمد كبير	[illegible] شاه	چارسده	1983	89	69	76	88	73	71		466	77.67	جيد جدا	
6216	[illegible]	[illegible]	شاه ولي الله خان	كوهاٹ	[illegible]	100	99	55	100	96	100		580	96.67	ممتاز	
6217	[illegible]	محمد داود	[illegible] گل	چارسده	1982	55	71	66	51	72	70		448	74.67	جيد جدا	
6218	[illegible]	[illegible]	عجب خان	چارسده	1983	100	64	55	93	90	100		504	84.00	ممتاز	
6219	[illegible]	[illegible]	[illegible] الحق	[illegible]	1983	100	73	67	100	58	100		528	88.00	ممتاز	
6220	[illegible]	سعد خان	موسى خان	چترال	1983	100	[illegible]	58	100	97	93		551	91.83	ممتاز	
6221	[illegible]	محمد [illegible]	[illegible]	چارسده	1983	63	58	65	73	49	62		374	62.33	جيد جدا	
6222	[illegible]	شاه [illegible]	احسان الحق	چارسده	1983	58	100	93	100	90	58		555	92.50	ممتاز	
6223	[illegible]	سعود احمد	فضل عظيم	چارسده	1983	86	73	82	100	73	50		498	83.00	ممتاز	
6224	[illegible]	محمد شفيق	[illegible] خان	[illegible]	1984	100	87	90	100	90	100		567	94.50	ممتاز	
6225	[illegible]	سراج الدين	[illegible]	[illegible]	[illegible]	80	72	73	73	60	63		407	67.83	جيد جدا	
6226	[illegible]	[illegible] احمد	[illegible]	[illegible]	1983	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		405	67.50	جيد جدا	
6227	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1983	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		490	81.67	ممتاز	
6228	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	جيد جدا	

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان

المرحلة الثانوية الخاصة للبنين 1426 هـ 2005 م

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانيه

العنوان عثمانيه كالونى نوتهيه روڈ پوست بكس ١٢٠٩ صدر

ضلع پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
6229	142405 006430	عبد الله	هدايت الله	كرك	[illegible]	66	[illegible]	65	87	73	[illegible]		420	70.00	جيد جدا	
6230	142405 008679	كفيل احمد	عبد الحكيم	چارسده	[illegible]	91	75	77	100	99	87		522	87.00	ممتاز	
6231	142405 008379	محمد عباس	محمد شريف	صوابي	[illegible]	86	70	60	99	70	75		470	78.33	جيد جدا	
6232	142405 008381	اعجاز خان	حبيب گل	پشاور	[illegible]	86	60	70	96	81	81		[illegible]	80.83	ممتاز	
6233	142405 000537	عبد الله	[illegible]	ژوب	[illegible]	73	55	66	94	63	71		422	70.33	جيد جدا	
6234	142405 008387	سبحان الله	حميد الرحمن	چارسده	[illegible]	76	[illegible]	73	89	70	66		417	69.50	جيد جدا	
6235	142405 008376	نور خان	سيد افضل خان	دير	[illegible]	71	56	71	94	64	76		432	72.00	جيد جدا	
6236	142405 008599	عبد التوحيد تاجك	حاجي گل رحمن تاجك	پشاور	[illegible]	73	69	98	98	64	57		409	68.17	جيد جدا	
6237	142405 008374	[illegible]	عبد الكريم	پشاور	[illegible]	94	70	67	87	71	70		456	76.00	جيد جدا	
6238	142405 007249	فضل الرحمن	[illegible]	ژوب	[illegible]	49	46	61	54	21	36		293	48.83	مقبول	
6239	142405 008383	حبيب الرحمن	شير خان	چارسده	[illegible]	79	69	71	80	77	74		420	70.00	جيد جدا	
6240	[illegible]	حافظ زبير احمد	عبد الرؤف	نوشهره	[illegible]	71	69	60	87	51	59		372	62.00	جيد	
6241	[illegible]	ضياء الحق	[illegible]	[illegible]	[illegible]	55	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	70		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
6242	[illegible]	عبد القادر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	

مكتب نتائج الإختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان

المرحلة المتوسطة 1426 هـ 2005 م

05-04-01214 جامعہ عثمانیہ

عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پوسٹ بکس ... صدر

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیة باکستان

المرحلة الثانویة الخاصة للبنین 1426 ه 2005 ء

ضلع پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجیل	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریة	تاریخ الولادة	الارقام المحصلة فی کل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدیر	کیفیت
6244	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1982	96	85	97	92	91	89		551	91.83	ممتاز	
6245	[illegible]	مشفق الحق	[illegible]	[illegible]	1985	61	49	92	100	54	60		416	69.33	جید جدا	
6246	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پشاور	1985	45	57	75	75	33	33		318	53.00	جید	
6247	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پشاور	1984	93	69	79	100	97	86		524	87.33	ممتاز	
6248	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1985	51	57	92	73	76	63		444	74.00	جید جدا	
6249	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1985	93	75	100	100	96	100		567	94.50	ممتاز	
6250	[illegible]	محمد مسعود	فضل احمد	[illegible]	1984	100	79	100	100	97	100		576	96.00	ممتاز	
6251	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1980	74	49	95	75	55	69		423	70.50	جید جدا	
6252	[illegible]	کاشف الرحمن	[illegible]	[illegible]	1986	44	53	57	95	77	56		415	69.17	جید جدا	
6253	[illegible]	احمد حسن	[illegible]	پشاور	1987	57	49	60	94	56	32		348	58.00	جید	
6254	[illegible]	اسد الرحمن	[illegible]	[illegible]	[illegible]	56	64	70	73	56	25		374	62.33	جید جدا	
6255	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1984	94	53	100	95	51	51		480	80.00	ممتاز	رعایتی ...
6256	[illegible]	[illegible]	[illegible]	پشاور	1979	55	61	90	95	64	64		463	77.17	جید جدا	
6257	[illegible]	محمد عمران	[illegible]	پشاور	1980	83	51	77	100	65	59		437	72.83	جید جدا	
6258	[illegible]	فاروق شاه	[illegible]	پشاور	1980	77	41	70	90	70	70		451	75.17	جید جدا	

مکتب نتائج الاختبار السنوی لوفاق المدارس العربیة باکستان

المرحلة المتوسطة 1426 ه 2005 ء

ضلع پشاور

رقم الجلوس	رقم التسجیل	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریة	تاریخ الولادة	الارقام المحصلة فی کل ورقة							مجموعه	اوسط	تقدیر	کیفیت
7934	1426/010713	[illegible]	[illegible]	پشاور	1989	65	84	100	55	81	55	90	576	82.29	ممتاز	

رقم الالحاق 08-04-01214 جامعه عثمانیه

العنوان عثمانیه کالونی نوتھیہ روڈ پوسٹ بکس ۱۲۰۹ صدر

ضلع پشاور

مکتب نتائج الإختبار السنوی لوفاق المدارس العربیہ پاکستان

المرحلة الثانوية الخاصة للبنين 1426 ھ 2005 ء

رقم الجلوس	رقم التسجيل	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة						مجموعه	اوسط	تقدير	كيفيت
6259	1424-05 008341	محمد مشتاق	محمد عرفان	پشاور	[illegible]	74	53	97	99	75	84	482	80.33	ممتاز	
6260	1422-04 003741	حافظ محمد احمد صدیقی	محمد اشرف	کراچی	[illegible]	73	61	88	99	76	86	483	80.50	ممتاز	
6261	1424-05 008339	عابد گل	فقیر گل	چارسدہ	[illegible]	71	53	68	99	79	74	444	74.00	جيد جدا	
6262	1424-05 014678	ضیاء الرحمن	حاجی شیر گل	بنگو	1952	75	50	83	93	68	77	446	[illegible]	جيد جدا	
6263	1424-05 008854	عرفان علی	فرزند علی	نوشہرہ	[illegible]	77	60	88	93	83	81	482	80.33	ممتاز	
6264	1424-05 005742	محمد عارف	غلام حسن	مانسہرہ	[illegible]	100	51	80	100	85	92	508	84.67	ممتاز	
6265	1426-06 001157	محمد زید	شاہ داد خان	بنگو	[illegible]	85	49	83	99	81	68	465	[illegible]	جيد جدا	
6266	1424-05 006748	محمد سلام	گلو خان	لکی مروت	[illegible]	100	78	91	100	98	100	567	94.50	ممتاز	
6267	1426-06 001158	سعید الحق	عبد الرحمن	بنگو	[illegible]	68	55	85	92	68	81	449	74.83	جيد جدا	
6268	1424-05 009183	اسمعیل احمد	شمروز خان	مردان	[illegible]	74	68	85	90	74	81	472	78.67	جيد جدا	
6269	1424-05 008369	حضرت عمر	تاج محمد	مردان	1952	80	92	93	100	88	100	553	92.17	ممتاز	

بنوں برانڈ ٹریڈ مارک معیار میں اعلیٰ
توابل الادم
سولہ اجزاء کا مجموعہ
بنوں
سالن مصالحہ
مرچ سرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ،
کالی، دارچینی، جلوتری، الائچی کلاں، اچورہ،
انار دانہ، تیزپتہ، جائفل، لونگ اور ٹماٹر پاؤڈر
تیار کردہ:- حاجی مقبول الرحمن شاقیاز خان
گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور - پاکستان